مادّہ اور وزن

۱ : ۲۸ اب تک تقریباً گیارہ اسباق میں' جو ذیلی تقسیم کے ساتھ کل ستائیس اسباق پر مشتمل تھے' ہم نے اسم اور اس پر مبنی مرکبات اور جملہ اسمیہ کے بارے میں پڑھا ہے۔ اب ہم عربی زبان میں فعل کے استعمال کے بارے میں کچھ بتانا شروع کریں گے۔ یعنی اب ہم "علم الصَّرف" کی طرف آئیں گے۔ لیکن فعل کے بیان سے پہلے ضروری ہے کہ آپ کو "مادہ" اور "وزن" کے بارے میں کچھ بتا دیا جائے۔ کیونکہ علم الصرف کے بیان میں ان دو اصطلاحات کا ذکر بار بار آئے گا۔ نیز یہ کہ اگر آپ نے عربی زبان میں "مادہ" اور "وزن" کے نظام کو سمجھ لیا تو پھر آپ کے لئے افعال کے استعمالات کو سمجھنا اور انہیں یاد رکھنا آسان ہو جائے گا۔

۲ : ۲۸ "مادّہ" اور "وزن" پر بات شروع کرنے سے پہلے مناسب ہو گا اگر آپ پہلے ذرا درج ذیل مجموعہ ہائے کلمات کو غور سے دیکھیں۔ یہ عربی الفاظ ہیں لیکن چونکہ ان میں سے بیشتر اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ آپ کو ان کے معانی معلوم کر لینے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

۱۔ عِلْمٌ۔ مَعْلُوْمٌ۔ عَالِمٌ۔ تَعْلِيْمٌ۔ عَلاَمَةٌ۔ مُعَلِّمٌ۔ اِعْلاَمٌ۔ عُلُوْمٌ۔

۲۔ قِبْلَةٌ۔ قَبُوْلٌ۔ قَابِلٌ۔ مَقْبُوْلٌ۔ اِسْتِقْبَالٌ۔ اِقْبَالٌ۔ مُقَابَلَةٌ۔ تَقَابُلٌ

۳۔ ضَرْبٌ۔ ضَارِبٌ۔ مَضْرُوْبٌ۔ مُضَارَبَةٌ۔ مِضْرَابٌ۔ اِضْطِرَابٌ۔

۴۔ كِتَابٌ۔ كَاتِبٌ۔ مَكْتُوْبٌ۔ كِتَابَةٌ۔ مَكْتَبٌ۔ مَكْتَبَةٌ۔ كَتَبَةٌ۔

۵۔ قَادِرٌ۔ تَقْدِيْرٌ۔ مَقْدُوْرٌ۔ قُدْرَةٌ۔ قَدِيْرٌ۔ مِقْدَارٌ۔ مُقْتَدِرٌ۔

مندرجہ بالا پانچ گروپوں کے الفاظ پر غور کیجئے اور بتائیے کہ ہر ایک گروپ کے الفاظ میں کون سے ایسے حروف ہیں جو اس گروپ کے تمام الفاظ میں پائے جاتے ہیں یعنی مشترک ہیں۔ اگر آپ ایک گروپ کے الفاظ پر نظر ڈال کر ہی ان کے مشترک

حروف بتا سکتے ہیں تو ماشاء اللہ آپ ذہین ہیں۔

۳ : ۲۸ دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک گروپ کے ہر ہر لفظ کے حروف الگ الگ کر کے لکھ لیں۔ مثلاً :

گروپ نمبر۱	گروپ نمبر۲	گروپ نمبر۳	گروپ نمبر۴	گروپ نمبر۵
ع ل م	ق ب ل ۃ	ض ر ب	ک ت ا ب	ق ا دِ ر
م ع ل و م	ق ب و ل	ض ا ر ب	ک ا ت ب	ت ق د ی ر
ع ا ل م	ق ا ب ل	م ض ر و ب	م ک ت و ب	م ق د و ر
ت ع ل ی م	م ق ب و ل	م ض ا ر ب ۃ	ک ت ا ب ۃ	ق د ر ۃ
ع ل ا م ۃ	ا س ت ق ب ا ل	م ض ر ا ب	م ک ت ب ۃ	ق د ی ر
م ع ل م	ا ق ب ا ل	ا ض ط ر ا ب	م ک ت ب	م ق د ا ر
ا ع ل ا م	م ق ا ب ل ہ		ک ت ب ۃ	م ق ت د ر
ع ل و م	ت ق ا ب ل			

اب آپ ہر کالم کے الفاظ کے ان تمام حروف کو "کراس" (x) لگا دیں۔ جو تمام الفاظ میں نہیں پائے جاتے، بلکہ بعض میں ہیں اور بعض میں نہیں ہیں، تو آپ کے پاس ہر لفظ کے صرف وہ حروف بچ جائیں گے جو تمام الفاظ میں مشترک ہیں۔

بہر حال آپ جس طرح بھی معلوم کریں بالآخر آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ :

۱۔ گروپ نمبر۱ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ع ل م" ہیں۔

۲۔ گروپ نمبر۲ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ق ب ل" ہیں۔

۳۔ گروپ نمبر۳ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ض ر ب" ہیں۔

۴۔ گروپ نمبر۴ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ک ت ب" ہیں۔

۵۔ گروپ نمبر۵ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ق د ر" ہیں۔

گویا ہر گروپ کے الفاظ بنیادی طور پر ان تین حروف سے بنائے گئے ہیں جو ان

میں مشترک ہیں۔ ان مشترک حروف کو ان الفاظ کا "مادّہ" کہتے ہیں۔ یعنی گروپ نمبر ا کے تمام الفاظ کا مادہ "ع ل م" ہے۔ اس سے ہم پر یہ بات واضح ہو گئی کہ عربی زبان میں تقریباً تمام کلمات (اسم ہوں یا فعل) کی بنیاد ایک تین حرفی "مادہ" ہوتا ہے۔

۲۸ : ۴ عربی زبان کی تعلیم خصوصاً "علم الصرف" میں اس "مادہ" کی بڑی اہمیت ہے۔ "علم الصرف" کا موضوع اور مقصد ہی یہ ہے کہ ایک "مادہ" سے مختلف الفاظ (اسماء اور افعال) کیسے بنائے جاتے ہیں۔ کسی مادہ سے جو مختلف الفاظ بنتے ہیں ان میں سے بیشتر تو مقرر قواعد کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی ایک "مادہ" سے ایک خاص معنی دینے والا لفظ جس طرح ایک "مادہ" سے بنے گا، تمام مادوں سے اسی قاعدے کے مطابق اس طرح کا لفظ بنایا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے مادہ کے حروف پر نہ صرف بعض حرکات لگانی پڑتی ہیں بلکہ بعض حروف کا اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ جسے آپ پیراگراف ۲ : ۲۸ میں دیئے گئے الفاظ پر نظر ڈال کر معلوم کر سکتے ہیں کیونکہ ان الفاظ کے مادے آپ کو بتائے جا چکے ہیں۔ مثلاً "ع ل م "مادہ سے لفظ "تَعْلِيْمٌ" بنانے کا طریقہ یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ پہلے "تَ" لگاؤ۔ اس کے بعد مادہ کے پہلے حرف "ع" کو سکون دے کر لکھو۔ "تَعْ" بن گیا۔ اب اس کے بعد مادہ کے دوسرے (درمیانی) حرف "ل" کو زیر دے کر لکھو اور اس کے بعد ایک ساکن "یْ" لگاؤ۔ یہاں تک لفظ "تَعْلِیْ" بن گیا۔ اب آخر پر مادہ کا آخری حرف "م" لکھ کر اس پر تنوینِ رفع (ـٌ) لگا دو یوں لفظ "تَعْلِيْمٌ" بن گیا۔

۲۸ : ۵ آپ نے اندازہ کر لیا ہو گا کہ کسی مادہ سے لفظ بنانے کا طریقہ اس طرح سمجھانا تو بڑا مشکل، طویل اور پیچیدہ کام ہے۔ عربی زبان کے قواعد بنانے والوں نے اسی مشکل کو آسان کرنے کے لئے یہ طریقہ نکالا کہ انہوں نے مادہ کے تین حرفوں (۱، ۲، ۳) کا نام (ف ع ل) مقرر کر دیا۔ یعنی مادہ کے حرفوں کو نمبر لگا کر ۱، ۲، ۳ کہنے یا پہلا، درمیانی اور آخری کہنے کے بجائے نمبر ۱ یا پہلے حرف کو "ف" نمبر ۲ یا

درمیانی کو "ع" اور نمبر۳ یا آخری کو "ل" کہتے ہیں۔ مثلاً "ق د ر" میں فا کلمہ "ق" ہے، عین کلمہ "د" ہے اور لام کلمہ "ر" ہے۔ جس مادہ سے کوئی لفظ بنانا ہو تو پہلے "ف ع ل" سے اس طرح کا لفظ بطور نمونہ بنالیا جاتا ہے اور پھر کسی بھی متعلقہ مادہ سے اس "نمونے" کے مطابق لفظ بنایا جاسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ نمونے کے "ف" کی جگہ مادہ کا پہلا حرف، "ع" کی جگہ مادہ کا دوسرا حرف اور "ل" کی جگہ تیسرا حرف رکھ دیں باقی حرکات اور زائد حروف "نمونے" کے مطابق لگا دیں۔ مثلاً فَاعِلٌ اور مفعولٌ کے نمونے پر مختلف مادّوں سے جو الفاظ بنتے ہیں ان کی مثال درج ذیل ہے :

نمونے		مادہ
مَ ف عُ وْ لٌ	فَ ا عِ لٌ	ف ع ل
مَعْلُوْمٌ	عَالِمٌ	ع ل م
مَقْبُوْلٌ	قَابِلٌ	ق ب ل
مَضْرُوْبٌ	ضَارِبٌ	ض ر ب
مَكْتُوْبٌ	كَاتِبٌ	ک ت ب
مَقْدُوْرٌ	قَادِرٌ	ق د ر

امید ہے کہ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ کسی مادہ سے نمونے کے مطابق الفاظ کس طرح بنائے جاتے ہیں۔ اور اب آپ یہ بھی سمجھ گئے ہوں گے کہ مادہ ع ل م سے لفظ "تَعْلِيْمٌ"۔ "تَفْعِيْلٌ" کے نمونے پر بنایا گیا ہے۔

<u>۶ : ۲۸</u> اب ذرا یہ بات بھی سمجھ لیجئے بلکہ یاد رکھئے کہ "ف ع ل" سے نمونے کے طور پر بننے والے لفظ کو عربی گرامر کی زبان میں <u>وزن</u> کہتے ہیں۔ یعنی "فَاعِلٌ" ایک وزن ہے اور "مَفْعُوْلٌ" بھی ایک وزن ہے۔ اب آپ نے یہی سیکھنا ہے کہ کسی مادہ سے مختلف <u>اوزان</u> (وزن کی جمع) کے مطابق لفظ کس طرح بناتے ہیں۔ مادہ اور وزن کی اس پہچان کا تعلق عربی ڈکشنری یعنی لغت کے استعمال سے بھی ہے۔ جس پر

آگے چل کر بات کریں گے۔(ان شاء اللّٰہ تعالیٰ)

مشق نمبر ۲۷ (الف)

ذیل میں کچھ مادّے اوزان کے ساتھ کچھ اوزان دیئے جا رہے ہیں۔ آپ کو ہر مادہ سے اس گروپ میں دیئے گئے تمام اوزان کے مطابق الفاظ بنانے ہیں۔

	مادّے	اوزان
گروپ نمبر ۱	ر ف ع	فَعَلَ
	ج ر ح	یَفْعَلُ
	ذ ہ ب	فَعَلْتُمْ
	ج ح د	یَفْعَلُوْنَ
	ق ط ع	اِفْعَلْ
گروپ نمبر ۲	ش ر ب	فَعِلَ
	ح م د	فَعِلَتْ
	ل ب ث	تَفْعَلُ
	ف ہ م	تَفْعَلِیْنَ
	ض ح ک	اَفْعَلُ
گروپ نمبر ۳	ق ر ب	فَعُلَ
	ب ع د	فَعُلْنَ
	ث ق ل	تَفْعُلْنَ
	ح س ن	تَفْعُلَانِ
	ع ظ م	اَفْعُلُ

مشق نمبر ۲۷ (ب)

پیراگراف ۲ : ۲۸ میں الفاظ کے پانچ گروپ دیئے گئے ہیں۔ ہر گروپ کا مادہ پیراگراف ۳ : ۲۸ میں آپ کو بتا دیا گیا ہے۔ اس علم کی بنیاد پر اب آپ ہر گروپ کے ہر لفظ کا وزن لکھیں۔ مثلاً پیراگراف ۲ : ۲۸ کے گروپ نمبر ۴ میں ایک لفظ "مَكْتَبَةٌ" ہے۔ اور آپ کو بتا دیا گیا ہے کہ اس گروپ کے تمام الفاظ کا مادہ "ک ت ب" ہے۔ اب آپ کو کرنا یہ ہے کہ لفظ "مَكْتَبَةٌ" میں مادے کے پہلے حرف "ک" کو "ف" سے تبدیل کر دیں۔ اسی طرح مادے کے دوسرے حرف "ت" کو "ع" سے اور آخری حرف "ب" کو "ل" سے تبدیل کر دیں۔ بقیہ حروف اپنی اپنی جگہ رہنے دیں اور زبر' زیر' پیش میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔ اس طرح آپ کو لفظ کا وزن معلوم ہو جائے گا۔ یہ کام اس طرح کریں :

مَ كْ تَ بَ ةٌ = مَكْتَبَةٌ

مَ فْ عَ لَ ةٌ = مَفْعَلَةٌ

ضروری ہدایت :

مذکورہ بالا مشقیں کرتے وقت الفاظ کے معانی کی بالکل فکر نہ کریں۔ آگے چل کر ان شاء اللّٰہ تعالیٰ آپ کو ان کے معانی بھی معلوم ہو جائیں گے۔ فی الحال مادہ اور وزن کے نظام (System) کو سمجھنے اور اس کی مشق کرنے پر اپنی پوری توجہ کو مرکوز رکھیں۔ الفاظ کے معانی سمجھے بغیر اس نظام کی مشق کرنے سے آپ بہت جلد اس پر گرفت حاصل کر لیں گے۔

فعل ماضی معروف

تعریف، اوزان اور گردان

۱ : ۲۹ گزشتہ سبق میں مادہ اور وزن کا مفہوم سمجھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ اندازہ بھی ہو گیا ہو گا کہ مختلف مادوں سے جو مختلف الفاظ (اسماء و افعال) بنتے ہیں ان کے مخصوص اوزان ہیں۔ عربی میں ایسے اوزان کی تعداد تو خاصی ہے لیکن خوش قسمتی سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان نسبتاً کم ہیں اور ان کو یاد کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے اور آہستہ آہستہ بکثرت استعمال ہونے والے اوزان سے آپ کو آگاہ کرنا ہی ہمارا مقصد ہے۔

۲ : ۲۹ گزشتہ سبق میں آپ نے ملاحظہ کیا ہو گا کہ کسی مادے سے الفاظ بناتے وقت مادہ کے حروف میں کچھ زائد حروف کا اضافہ کرنا پڑتا ہے اور حرکات لگانی ہوتی ہیں۔ مثلاً "ق ب ل" مادہ سے "قَابِلٌ" بنانے میں حرکات کے علاوہ ایک حرف "الف" کا اضافہ ہوا ہے۔ مگر اسی مادہ سے لفظ "اِسْتِقْبَالٌ" بنانے میں حرکات کے علاوہ "ا س ت ا" کا اضافہ کرنا پڑا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ایک طالب علم کے ذہن میں الجھن پیدا ہوتی ہے کہ وہ کس طرح معلوم کرے کہ کسی فعل یا اسم میں اس کے مادے کے حروف کون سے ہیں؟ اس الجھن کے حل کے لئے یہ بات یاد کر لیں کہ ایسا لفظ جس میں مادے کے حروف سے زائد کوئی حرف نہ ہو عموماً فعل ماضی کا پہلا صیغہ ہوتا ہے۔ فعل ماضی کے پہلے صیغے کے متعلق اسی سبق میں آگے چل کر بات ہو گی۔

۳ : ۲۹ اب ہم "فعل" پر بحث کا باقاعدہ آغاز کر رہے ہیں۔ چنانچہ اب ہم مختلف مادوں سے فعل بنانا سیکھیں گے اور مختلف افعال کے اوزان پڑھیں گے۔ لیکن اس سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان میں فعل کے استعمال کے متعلق چند

بنیادی باتیں بیان کردی جائیں۔

۴ : ۲۹ اس کتاب کے حصّہ اوّل کے پیراگراف۹ : امیں ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ ایسا لفظ بھی اسم ہوتا ہے جس کے معنی میں کوئی کام کرنے کا مفہوم ہو لیکن اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔ ایسے اسم کو "مَصْدَر" کہتے ہیں۔ اس حوالہ سے یہ بات دوبارہ ذہن نشین کرلیں کہ ہر زبان کی طرح عربی زبان کے افعال میں بھی وقت اور زمانہ کا مفہوم موجود ہوتا ہے۔ محض کام کرنے کا مفہوم کافی نہیں ہے۔ مثلاً "عِلْمٌ" کے معنی ہیں "جاننا" اور "ضَرْبٌ" کے معنی ہیں "مارنا"۔ مگر "عِلْمٌ" یا "ضَرْبٌ" فعل نہیں ہیں بلکہ یہ اسم ہی ہیں اور ان کے آخر پر اسم کی علامت "تنوین" بھی موجود ہے۔ لیکن جب ہم کہتے ہیں "عَلِمَ" جس کے معنی ہیں "اس نے جان لیا" یا "یَضْرِبُ" جس کے معنی ہیں "وہ مارتا ہے" تو اب "عَلِمَ" اور "یَضْرِبُ" فعل کہلائیں گے کیونکہ ایک میں گزشتہ وقت کا اور دوسرے میں موجودہ وقت کا تصور موجود ہے۔

۵ : ۲۹ دنیا کی دیگر زبانوں کی طرح عربی میں بھی بلحاظ زمانہ فعل کی تقسیم سہ گانہ ہے۔ یعنی

(۱) فعل ماضی : جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔

(۲) فعل حال : جس میں کسی کام کے موجودہ زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔ اور

(۳) فعل مستقبل : جس میں کسی کام کے آئندہ آنے والے زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔ فعل کی بلحاظ زمانہ یہی تقسیم اردو اور فارسی میں بھی مستعمل ہے اور انگریزی میں اسی کو Past Tense، Present Tense اور Future Tense کہتے ہیں۔ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ (جنہیں صیغے کہتے ہیں) بنانا کسی زبان کو سیکھنے کا نہایت اہم حصہ ہے۔ ہر زبان میں اس پر طلباء کو کافی محنت کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ اب ہم عربی زبان کے فعل ماضی کے صیغوں پر بات کرتے ہیں۔ فعل حال اور مستقبل پر ان شاء اللہ آگے چل کر

بات ہوگی۔

۶ : ۲۹ اس کتاب کے حصہ اوّل کے پیراگراف ۳ : ۱۴میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں ضمائر کے استعمال میں نہ صرف "غَائِب" "مُخَاطَب" اور "مُتَکَلِّمْ" کا فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے بلکہ جنس اور عدد کی بھی تفریق ہوتی ہے۔ پھر عدد کے لئے واحد اور جمع کے علاوہ "تثنیہ" کے لئے بھی الگ ضمیریں ہوتی ہیں۔ اس طرح عربی میں ضمائر کی کل تعداد ۱۴ ہے۔ اسی طرح عربی میں فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد بھی ۱۴ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا بھر کی زبانوں میں کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ ضمیروں کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی "گردان" اور عربی میں فعل کی "تَصْرِیف" کہتے ہیں جبکہ انگریزی میں اسے Conjugation یا Persons of Verb کا نام دیا گیا ہے۔

۷ : ۲۹ دنیا کی بعض زبانوں میں فعل کی گردان میں ہر صیغے (Person of Verb) کے فعل کی ایک مقررہ شکل کے ساتھ ہر دفعہ ضمیر بھی مذکور ہوتی ہے۔ مثلاً اردو میں ماضی کی گردان عموماً یوں ہوتی ہے : وہ گیا' وہ گئے' تو گیا' تم گئے' میں گیا' ہم گئے' وہ گئی' وہ گئیں' تو گئی' تم گئیں' میں گئی' ہم گئیں۔

جبکہ بعض افعال کی گردان اس طرح ہوتی ہے کہ مذکر مونث یکساں رہتا ہے۔ مثلاً : اس نے مارا' انہوں نے مارا' تو نے مارا' تم نے مارا' میں نے مارا' ہم نے مارا۔ انگریزی میں ماضی کی گردان یوں ہوتی ہے :

I went, We went, You went, He went, They went

آپ نے نوٹ کر لیا ہوگا کہ اردو گردان غائب کی ضمیروں سے شروع ہو کر متکلم کی ضمیروں پر ختم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس انگریزی میں متکلم سے شروع کر کے غائب پر ختم کرنے کا رواج ہے۔

۸ : ۲۹ بعض زبانوں میں گردان کے ہر صیغے کے ساتھ بار بار ظاہراً ضمیر نہیں لائی جاتی۔ بلکہ صیغے ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر اس صیغے کی بناوٹ سے سمجھی جاسکتی ہے۔ عربی اور فارسی میں فعل کی گردان اسی طریقے پر کی جاتی ہے۔ چنانچہ عربی میں استعمال ہونے والی چودہ ضمیروں کے مطابق فعل کی گردان بھی چودہ صیغوں میں کی جاتی ہے۔ بظاہر یہ تعداد زیادہ نظر آتی ہے لیکن جب آپ اس کی یکسانیت اور باقاعدگی کا مقابلہ اردو افعال کی بے قاعدہ گردانوں اور انگریزی میں افعال کی بکثرت اور پیچیدہ صورتوں (Tenses) سے کریں گے تو اسے بے حد آسان پائیں گے۔

۹ : ۲۹ عربی میں فعل ماضی کی گردان مختلف ضمیروں کے فاعل ہونے کے لحاظ سے یوں ہوگی۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر :	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا
		اس ایک (مرد) نے کیا	ان دو (مردوں) نے کیا	ان بہت سے (مردوں) نے کیا
	مونث :	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
		اس ایک (عورت) نے کیا	ان دو (عورتوں) نے کیا	ان بہت سی (عورتوں) نے کیا
حاضر	مذکر :	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُم
		تو ایک (مرد) نے کیا	تم دو (مردوں) نے کیا	تم بہت سے (مردوں) نے کیا
	مونث :	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
		تو ایک (عورت) نے کیا	تم دو (عورتوں) نے کیا	تم بہت سی (عورتوں) نے کیا

متکلم مذکر و مؤنث :	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا
	میں نے کیا	ہم نے کیا	ہم نے کیا

۱۰ : ۲۹ اس گردان کو یاد کرنے اور ذہن میں بٹھانے کے لئے اسے کئی دفعہ زبان سے دہرانا بھی ضروری ہے۔ مگر ہر ایک صیغے میں ہونے والی تبدیلی کو ذیل کے نقشے کی مدد سے بھی ذہن میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس نقشہ میں ف ع ل کلمات کو تین چھوٹی لائنوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے آپ تینوں کلمات کی حرکات (یعنی زبر، زیر وغیرہ) اور ان کے ساتھ ہر صیغے میں ہونے والے اضافے کو سمجھ سکتے ہیں۔

غائب	مذکر :	ـَـَـَ	ـَـَـَا	ـَـَـُوْا
	مونث :	ـَـَـَتْ	ـَـَـَتَا	ـَـَـْنَ
مخاطب	مذکر :	ـَـَـْتَ	ـَـَـْتُمَا	ـَـَـْتُمْ
	مونث :	ـَـَـْتِ	ـَـَـْتُمَا	ـَـَـْتُنَّ
متکلم	مذکر و مؤنث :	ـَـَـْتُ	ـَـَـْنَا	ـَـَـْنَا

۱۱ : ۲۹ اس نقشہ میں آپ نوٹ کریں کہ پہلے پانچ صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہے۔ اس کے چھٹے صیغے سے جب لام کلمہ ساکن ہوتا ہے تو پھر آخر تک ساکن ہی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ضمائر مرفوعہ میں مخاطب کی چھ ضمیروں کو ذہن میں تازہ کریں جو یہ ہیں۔ اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ۔ اب نوٹ کریں کہ مذکورہ گردان میں مخاطب کے صیغوں میں انہیں ضمائر کے آخری حروف کا اضافہ ہوا ہے۔

۱۲ : ۲۹ اسی سبق کے پیراگراف ۲ : ۲۹ میں ہم نے کہا تھا کہ کسی لفظ کے مادوں کی پہچان فعل ماضی کے پہلے صیغے سے ممکن ہوتی ہے۔ اب اس نقشہ پر غور کرنے سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس میں صرف پہلا یعنی واحد مذکر غائب کا صیغہ ایسا ہے

جس میں (ف ع ل) کلمات یعنی مادے کے حروف کے ساتھ کسی اور حرف کا اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اسی لئے الفاظ کے مادوں کی پہچان ان کے فعل ماضی کے پہلے صیغے سے کی جاتی ہے۔ جیسے طَلَبَ "اس (ایک مرد) نے طلب کیا" کا مادہ (ط ل ب) ہے۔ فَتَحَ "اس (ایک مرد) نے کھولا۔" کا مادہ (ف ت ح) ہے وغیرہ۔

۲۹ : ۱۳ دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ فعل ماضی کے تین اوزان ہیں : فَعَلَ' فَعِلَ' فَعُلَ۔ اوپر صرف فَعَلَ کی گردان دی گئی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کو تین گردانیں یاد کرنی ہوں گی۔ گردان تو صرف ایک یاد کرنی ہے۔ اس لئے کہ گردان کا طریقہ ایک ہی ہے۔ بس یہ خیال رکھنا ہوتا ہے کہ جو فعل فَعِلَ کے وزن پر آتا ہے اس کے تمام صیغوں میں مادے کے دوسرے حرف یعنی عین کلمہ پر کسرہ یعنی زیر (ـِ) لگائی اور پڑھنی ہوگی۔ جیسے فَعِلَ' فَعِلاَ' فَعِلُوْا سے آخر تک۔ اسی طرح فَعُلَ کے وزن میں ہر جگہ عین کلمہ پر پیش (ـُ) لگے گا۔ فَعُلَ' فَعُلاَ' فَعُلُوْا سے آخر تک۔

۲۹ : ۱۴ ضمنی طور پر ایک بات اور سمجھ لیں کہ عربی میں زیادہ تر افعال کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں "ثُلاثی" کہتے ہیں جبکہ کچھ افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا اصل مادہ ہی چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کو "رُباعی" کہتے ہیں۔ چونکہ عربی کے تقریباً ۹۰ فی صد افعال سہ حرفی مادوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس لئے فی الحال ہم خود کو "ثلاثی" تک ہی محدود رکھیں گے۔

مشق نمبر ۲۸

مندرجہ ذیل افعال کی ماضی کی گردان لکھیں اور صیغہ کے معانی بھی لکھیں۔ گردان لکھتے وقت عین کلمہ کی حرکت کا خیال رکھیں۔

دَخَلَ	:	وہ داخل ہوا
غَلَبَ	:	وہ غالب ہوا
فَرِحَ	:	وہ خوش ہوا
ضَحِكَ	:	وہ ہنسا
قَرُبَ	:	وہ قریب ہوا
بَعُدَ	:	وہ دور رہا

ضروری ہدایت :

کچھ طلبہ اور زیادہ عمر کے اکثر طلبہ کا خیال یہ ہوتا ہے کہ رٹا لگانا ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس لئے وہ یہ گردانیں یاد نہیں کر سکتے حالانکہ ضمائر کی دو گردانیں یاد کر چکے ہوتے ہیں۔ بہرحال ایسے طلبہ سے اتفاق نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ خود میں نے پچاس سال کی عمر میں یہ گردانیں یاد کی تھیں۔ چنانچہ ایسے طلبہ کو میرا مشورہ یہ ہے کہ خود یاد کرنے کے بجائے یہ گردانیں وہ اپنے قلم کو یاد کرا دیں۔ اس کا طریقہ سمجھ لیں۔

گردان کو سامنے رکھ کر پانچ' سات مرتبہ اسے زبان سے دہرائیں۔ پھر ایک کاغذ پر یادداشت سے اسے لکھنا شروع کریں۔ جہاں ذہن اٹک جائے وہاں گردان میں سے دیکھ کر لکھیں۔ اس طرح جب پوری گردان لکھ لیں تو وہ کاغذ پھاڑ کر پھینک دیں اور دوسرے کاغذ پر لکھنا شروع کریں۔ جہاں بھولیں گردان میں دیکھ لیں۔ اس طرح آپ پانچ' سات کاغذ پھاڑیں گے تو ان شاء اللہ آپ کے قلم کو گردان یاد ہو جائے گی۔ اگر کچھ کمزوری رہ جائے گی تو اگلے اسباق میں ترجمے کی مشقیں کرنے سے وہ دور ہو جائے گی۔

اساتذۂ کرام کے لئے مشورہ یہ ہے کہ کلاس میں طلباء سے زبانی گردان نہ سنیں بلکہ ان سے کاغذ پر لکھوائیں اور غلطیوں کی اصلاح کر کے کاغذ ان کو واپس کر دیں۔ اس طرح طلبہ دوسروں کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ جائیں گے اور ان میں بددلی بھی پیدا نہ ہو گی۔

فعل ماضی کے ساتھ فاعل کا استعمال

۱ : ۳۰ اس مرحلہ پر ضروری ہے کہ اب ہم چند ایسے جملوں کی مشق کر لیں جس میں فعل ماضی استعمال ہوا ہو۔ لیکن اس سے پہلے درج ذیل چند باتیں سمجھنا ضروری ہیں تاکہ آپ کو جملے بنانے میں آسانی ہو۔

۲ : ۳۰ اس کتاب کے حصّہ اوّل کے پیراگراف ۵ : ۷ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ جس جملہ کی ابتدا کسی اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جس کی ابتدا کسی فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کہ جس طرح جملہ اسمیہ کے کم از کم دو حصے (مبتدا اور خبر) ہوتے ہیں اسی طرح ہر ایک جملہ فعلیہ کے بھی کم از کم دو حصے ہوتے ہیں یعنی فعل اور فاعل۔ کسی جملہ کے دو سے زیادہ حصے ہو سکتے ہیں لیکن کم از کم دو ضروری ہیں، جملہ اسمیہ میں مبتدا، خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل۔

۳ : ۳۰ اب آپ غور کریں کہ گردان کے جو چودہ صیغے آپ نے یاد کئے ہیں ان میں سے ہر ایک صیغہ مستقل جملہ فعلیہ ہے۔ اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک میں فعل کے علاوہ فاعل بصورتِ ضمیر موجود ہے۔ گردان کے دوسرے نقشے میں مادے (ف ع ل) کے بعد جہاں کہیں "ا" "تَ" "نَا" وغیرہ آئے ہیں تو وہ دراصل متعلقہ فاعل ضمیر کی علامت ہیں۔ اور ان صیغوں کا ترجمہ کرتے وقت اس ضمیر کا ترجمہ ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور اگر فاعل ضمیر والے اردو جملہ کا عربی میں ترجمہ کرنا ہو تو فعل کا متعلقہ صیغہ بنا لینا ہی کافی ہوتا ہے۔ مثلاً "ہم خوش ہوئے"۔ "فَرِحْنَا" "تو بیٹھا" "جَلَسْتَ" وغیرہ۔

۴ : ۳۰ لیکن اکثر صورت یہ ہوتی ہے کہ فاعل کوئی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی ضمیر کے بجائے کسی شخص یا چیز کا نام ہوتا ہے۔ نوٹ کر لیں کہ ایسی صورت میں عموماً

فاعل، فعل کے بعد آتا ہے اور وہ ہمیشہ حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً فَرِحَ الْوَلَدُ (لڑکا خوش ہوا)، سَمِعَ اللّٰهُ (اللہ نے سن لیا) وغیرہ۔

۵ : ۳۰ فعل ماضی پر "مَا" لگا دینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مَافَرِحَ "وہ (ایک مرد) خوش نہیں ہوا" مَاكَتَبْتَ "تو نے نہیں لکھا" مَاكَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ (استانی نے نہیں لکھا) جو دراصل كَتَبَتْ اَلْمُعَلِّمَةُ تھا، جس میں اَلْمُعَلِّمَةُ کے ھمزۃ الوصل کی وجہ سے كَتَبَتْ کی ساکن "ت" کو آگے ملانے کے لئے حسب قاعدہ کسرہ (زیر) دی گئی ہے۔ یہ قاعدہ آپ حصہ اول کے پیرگراف ۷ : ۷ میں پڑھ چکے ہیں۔

ذخیرۂ الفاظ

قَرَاَ = اس (ایک مرد) نے پڑھا	كَتَبَ = اس (ایک مرد) نے لکھا
فَتَحَ = اس (ایک مرد) نے کھولا	اَكَلَ = اس (ایک مرد) نے کھایا
لِمَ = کیوں	اَلْاٰنَ = اب، ابھی۔ (نصب پر مبنی ہے)
اِلَى الْاٰنَ = اب تک	

مشق نمبر ۲۹

اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) دَخَلَ مُعَلِّمٌ (۲) فَرِحْتُنَّ (۳) ضَحِكْنَا (۴) كَتَبَ الْمُعَلِّمُ (۵) لِمَ مَا اَكَلُوْا اِلَى الْاٰنَ (۶) فَتَحَ الْبَوَّابُ (۷) قَرَاَتْ فَاطِمَةُ (۸) فَرِحْتَ الْاٰنَ (۹) لِمَ بَعُدْتُمْ (۱۰) كَتَبْنَ (۱۱) غَلَبْتُمَا (۱۲) اَكَلَتْ طِفْلَةٌ (۱۳) قَرُبَ بَوَّابٌ (۱۴) ضَحِكَتِ الْاُمُّ (۱۵) مَاضَحِكَتِ الْمُعَلِّمَةُ (۱۶) لِمَ مَاكَتَبْتُمْ اِلَى الْاٰنَ۔

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) ہم سب لوگ ہنسے (۲) تو خوش ہوئی (۳) ایک استانی نے پڑھا
(۴) تم لوگوں نے کیوں کھایا (۵) ایک دربان دور ہوا (۶) میں نے کھولا
(۷) تم سب داخل ہوئیں (۸) جماعت غالب ہوئی۔

جملہ فعلیہ کے مزید قواعد

۱ : ۳۱ گزشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ کی کچھ مشق کرلی ہے۔ اب جملہ فعلیہ کا ایک اہم قاعدہ یاد کرلیں اور وہ یہ کہ جب فاعل کوئی اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ صیغہ واحد میں آئے گا۔ فاعل چاہے واحد ہو' تثنیہ ہو' یا جمع ہو۔ یہ بات آپ آگے دی ہوئی مثالوں کی مدد سے خوب ذہن نشین کرلیں۔

۲ : ۳۱ مثلاً ہم کہیں گے دَخَلَ الْمُعَلِّمُ (استاد داخل ہوا)' دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ (دو استاد داخل ہوئے) اور دَخَلَ الْمُعَلِّمُوْنَ (اساتذہ داخل ہوئے)۔ ان جملوں میں فاعل اسم ظاہر ہے اور وہ ہے لفظ "اَلْمُعَلِّمُ"۔ پہلے جملہ میں یہ واحد ہے' دوسرے میں تثنیہ اور تیسرے میں جمع ہے۔ اب آپ غور کریں کہ تینوں جملوں میں فعل صیغہ واحد میں آیا ہے۔

۳ : ۳۱ مذکورہ بالا قاعدہ میں فعل واحد تو آئے گا لیکن جنس میں اس کا صیغہ فاعل کی جنس کے مطابق ہوگا۔ یعنی فاعل اگر مذکر ہے تو فعل واحد مذکر آئے گا۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے۔ لیکن فاعل اگر مؤنث ہے تو فعل واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً كَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ (ایک استانی نے لکھا)' كَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ (کوئی سی دو استانیوں نے لکھا) اور "كَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ" (کچھ استانیوں نے لکھا)۔ مندرجہ بالا مثالوں میں فاعل کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فرق نوٹ کرلیں۔

۴ : ۳۱ اب مذکورہ قاعدہ کے دو استثناء بھی نوٹ کرلیں۔ اولاً یہ کہ اسم ظاہر (فاعل) اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو فعل عموماً واحد مؤنث آیا کرتا ہے۔ مثلاً ذَهَبَتِ الْجِمَالُ (اونٹ گئے)' ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اونٹنیاں گئیں) وغیرہ۔ ثانیاً یہ کہ تین صورتیں ایسی ہیں جب فعل واحد مذکر یا واحد مؤنث' دونوں میں سے کسی طرح بھی لانا جائز ہوتا ہے۔ وہ صورتیں حسب ذیل ہیں۔

(i) اگر اسم ظاہر (فاعل) کسی عاقل کی جمع مکسر ہو۔ مثلاً طَلَبَ الرِّجَالُ یا طَلَبَتِ

الرِّجَالُ (مردوں نے طلب کیا) اور طَلَبَ نِسْوَۃٌ یا طَلَبَتْ نِسْوَۃٌ (کچھ عورتوں نے طلب کیا) وغیرہ' سب جملے درست ہیں۔

(ii) اگر اسم ظاہر فاعل کوئی اسم جمع ہو۔ مثلاً غَلَبَ الْقَوْمُ یا غَلَبَتِ الْقَوْمُ (قوم غالب ہوئی) دونوں جملے درست ہیں۔

(iii) اگر اسم ظاہر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو۔ مثلاً طَلَعَ الشَّمْسُ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ (سورج طلوع ہوا)۔ یہ دونوں جملے درست ہیں۔

<u>۳۱ : ۵</u> ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کرلیں کہ فاعل اگر فعل سے پہلے آئے تو وہ جملہ اسمیہ ہوگا اور ایسی صورت میں فعل عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل کے مطابق ہوگا۔ مثلاً اَلْمُعَلِّمُ ضَرَبَ (استاد نے مارا) اَلْمُعَلِّمَانِ ضَرَبَا (دو استادوں نے مارا) اَلْمُعَلِّمَاتُ ضَرَبْنَ (استانیوں نے مارا) وغیرہ۔ ان مثالوں میں اسم "اَلْمُعَلِّمُ" مبتدا ہے اور "ضَرَبَ" اس کی خبر ہے۔ دراصل ضَرَبَ فعل اور پوشیدہ ضمیر فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے اور یہ پورا جملہ فعلیہ خبر بن رہا ہے۔ اسی لئے صیغۂ فعل عدد اور جنس دونوں لحاظ سے مبتدا کے مطابق ہے۔

<u>۳۱ : ۶</u> امید ہے اوپر دی گئی مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کرلی ہوگی کہ فاعل چاہے فعل سے پہلے آئے یا بعد میں' ترجمہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً ضَحِكَ الرَّجُلاَنِ اور "اَلرَّجُلاَنِ ضَحِكَا" دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے یعنی "دو آدمی ہنسے"۔ البتہ دونوں میں یہ باریک فرق ضرور ہے کہ ضَحِكَ الرَّجُلاَنِ جملہ فعلیہ ہے اور اس سوال کا جواب ہے کہ کون ہنسا؟ جبکہ اَلرَّجُلاَنِ ضَحِكَا جملہ اسمیہ ہے اور اس سوال کا جواب ہے کہ دو مردوں نے کیا کیا؟

<u>۳۱ : ۷</u> یہ قاعدہ بھی نوٹ کرلیں کہ اگر فاعل ایک سے زیادہ (تثنیہ یا جمع) ہوں اور ان کے ایک کام کے بعد دوسرے کام کا ذکر بھی ہو تو پہلے کام کے لئے فعل کا صیغہ واحد رہے گا کیونکہ وہ جملے کے شروع میں آرہا ہے مگر دوسرے کام کے لئے فاعلوں کے مطابق صیغہ لگے گا مثلاً جَلَسَ الرِّجَالُ وَاَكَلُوْا (مرد بیٹھے اور انہوں نے کھایا)

اور کَتَبَتِ الْبَنَاتُ ثُم قَرَأْنَ (لڑکیوں نے لکھا پھر پڑھا) وغیرہ۔

ذخیرۂ الفاظ

جَلَسَ = وہ (ایک مرد) بیٹھا	ذَهَبَ = وہ (ایک مرد) گیا
قَدِمَ = وہ (ایک مرد) آیا	نَجَحَ = وہ (ایک مرد) کامیاب ہوا
وَفْدٌ (ن) وُفُوْدٌ = وفد	مَرِضَ = وہ (ایک مرد) بیمار ہوا
ثُمَّ = پھر	عَدُوٌّ (ج) اَعْدَاءٌ = دشمن

مشق نمبر ۳۰

اردو میں ترجمہ کریں اور ترجمہ میں معرفہ اور نکرہ کا فرق ضرور واضح کریں۔

(۱) قَرُبَ اَوْلِيَاءُ (۲) اَلْاَوْلِيَاءُ قَرُبُوْا (۳) دَخَلَ وَلَدَانِ صَالِحَانِ (۴) اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ دَخَلَا (۵) اَلْمُعَلِمَةُ الْمُجْتَهِدَةُ جَلَسَتْ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۶) جَلَسَتْ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۷) كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ عَلَى الْوَرَقِ ثُمَّ قَرَءُوْا (۸) دَخَلَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ فِي الْبَيْتِ وَجَلَسُوْا عَلَى الْفَرْشِ (۹) نَجَحَتِ الْبَنَاتُ فِي الْاِمْتِحَانِ وَفَرِحْنَ جِدًّا (۱۰) قَدِمَتِ الْوُفُوْدُ فِي الْمَدْرَسَةِ۔

قوسین میں دی گئی ہدایت کے مطابق عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) دشمن (جمع) دور ہوئے (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۲) محنتی درزی بیمار ہوئے (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۳) دو نیک لڑکیاں آئیں پھر وہ بازار کی طرف گئیں (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۴) دل خوش ہوئے (جملہ فعلیہ)

فعل لازم اور فعل متعدّی

۱ : ۳۲ بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لئے کسی مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا)۔ ایسے افعال کو فعل لاَزم کہتے ہیں۔ جبکہ بعض فعل بات مکمل کرنے کے لئے ایک مفعول بھی چاہتے ہیں جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) ایسے افعال کو فعل مُتَعَدِّی کہتے ہیں۔

۲ : ۳۲ اسی بات کو عام فہم بنانے کی غرض سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس فعل میں کام کا اثر خود فاعل پر ہو رہا ہو وہ فعل لازم ہے، جیسے جَلَسَ (وہ بیٹھا) میں بیٹھنے کا اثر خود بیٹھنے والے پر ہو رہا ہے۔ اس لئے یہاں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جاتی ہے۔ لیکن جس فعل میں کام کا اثر فاعل کی بجائے کسی دوسرے پر ہو رہا ہو تو وہ فعل متعدی ہے، جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) میں مارنے والا کوئی اور ہے اور جس کو مارا جا رہا ہے وہ کوئی اور ہے۔ اس لئے یہاں پر بات مفعول کے ذکر کے بغیر نامکمل رہے گی۔

۳ : ۳۲ اردو زبان میں کسی فعل کے بارے میں یہ جاننا کہ وہ لازم ہے یا متعدی، بہت آسان ہے بلکہ درج بالا مثالوں کے مشاہدے سے آپ نے نوٹ بھی کر لیا ہو گا کہ اردو میں فعل لازم کے لئے غائب کے صیغوں میں "وہ" آتا ہے۔ جیسے "وہ بیٹھا"۔ جبکہ فعل متعدی کے لئے "اس نے" آتا ہے۔ جیسے "اس نے مارا"۔ دونوں قسم کے افعال کو پہچاننے کا ایک دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ فعل پر "کس کو؟" کا سوال کریں۔ اگر جواب ممکن ہے تو فعل متعدی ہے ورنہ لازم۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) پر سوال کریں "کس کو؟" اس کا جواب ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جَلَسَ فعل لازم ہے۔ جبکہ ضَرَبَ (اس نے مارا) پر سوال کریں "کس کو؟" یہاں جواب ممکن ہے کہ فلاں کو مارا۔ اس طرح معلوم ہو گیا کہ ضَرَبَ فعل متعدی ہے (انگریزی گرامر میں فعل لازم کو Intransitive Verb اور فعل متعدی کو Transitive Verb کہتے ہیں)۔

۴ : ۳۲ پیراگراف نمبر ۲ : ۳۰ میں ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ کسی جملے کے کم از کم دو اجزاء ہوتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر کے علاوہ کچھ اور اجزاء بھی ہوتے ہیں، جنہیں "مُتَعَلِّق خبر" کہتے ہیں۔ اسی طرح کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل لازم سے شروع ہو رہا ہے تو اس میں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جائے گی۔ ایسے جملے میں اگر کچھ مزید اجزاء ہوں گے تو وہ "مُتَعَلِّق فعل" کہلائیں گے۔ مثلاً جَلَسَ زَیْدٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ (زید کرسی پر بیٹھا)۔ اس جملے میں عَلَی الْکُرْسِیِّ (مرکب جاری) متعلق فعل ہے۔ لیکن کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل متعدی سے شروع ہو گا تو اس میں فاعل کے ساتھ کسی مفعول کی بھی ضرورت ہو گی۔ ایسے جملے میں فاعل اور مفعول کے علاوہ جو اجزاء ہوں گے وہ متعلق فعل کہلائیں گے۔

۵ : ۳۲ اب آپ دو باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اولاً یہ کہ مفعول ہمیشہ حالت نصب میں ہو گا۔ ثانیاً یہ کہ جملہ فعلیہ میں عام طور پر پہلے فعل آتا ہے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول اور جملے میں اگر کوئی متعلق فعل ہو تو وہ مفعول کے بعد آتا ہے، مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ وَلَدًا بِالسَّوْطِ (زید نے ایک لڑکے کو کوڑے سے مارا)۔ اس جملے میں ضَرَبَ فعل ہے۔ زَیْدٌ حالت رفع میں ہے اس لئے فاعل ہے۔ وَلَدًا حالت نصب میں ہے اس لئے مفعول ہے۔ اور بِالسَّوْطِ مرکب جاری ہے اور متعلق فعل ہے۔

۶ : ۳۲ آپ کے ذہن میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ جملہ فعلیہ کی جو ترتیب آپ کو اوپر بتائی گئی ہے۔ وہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طرز تحریر یا طرز خطاب کی مناسبت سے یا کسی اور وجہ سے یہ ترتیب حسب ضرورت بدل دی جاتی ہے۔ لیکن سادہ جملہ میں ترتیب عموماً وہی ہوتی ہے جو آپ کو بتائی گئی ہے چنانچہ اس وقت ہم اپنی مشق کو سادہ جملوں تک محدود رکھیں گے تاکہ جملوں کے مختلف اجزاء کی پہچان ہو جائے۔ اس کے بعد جملوں میں یہ اجزاء کسی بھی ترتیب سے آئیں آپ کو انہیں شناخت کرنے میں اور جملے کا صحیح مفہوم سمجھنے میں مشکل نہیں ہو گی۔

۷ : ۳۲ آخری بات یہ ہے کہ گزشتہ اسباق میں افعال کے معانی ہم نے صیغے کے مطابق لکھے تھے۔ لیکن اب ہم افعال کے سامنے ان کے "مصدری" معانی لکھا کریں گے، مثلاً دَخَلَ کے معنی "وہ ایک مرد داخل ہوا" کی بجائے "داخل ہونا" لکھیں گے۔ اس طرح مصدر کے معنی یاد کرنے سے آپ کو صیغہ کے مطابق ترجمہ کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

ذخیرۂ الفاظ

گزشتہ اسباق میں آپ نے جتنے افعال یاد کئے ہیں ان ہی کو ذیل میں دوبارہ لکھ کر ان کے سامنے ان کے مصدری معنی دیئے گئے ہیں۔ نیز ان میں جو افعال لازم ہیں ان کے سامنے قوسین میں لام (ل) اور جو متعدی ہیں ان کے سامنے میم (م) بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ آپ نوٹ کرلیں کہ کون سا فعل لازم ہے اور کون سا متعدی۔ نیز ان کے مابین فرق کو بھی آپ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

دَخَلَ (ل) = داخل ہونا	فَرِحَ (ل) = خوش ہونا
غَلَبَ (ل) = غالب ہونا	ضَحِكَ (ل) = ہنسنا
قَرُبَ (ل) = قریب ہونا	بَعُدَ (ل) = دور ہونا
قَرَءَ (م) = پڑھنا	فَتَحَ (م) = کھولنا
كَتَبَ (م) = لکھنا	اَكَلَ (م) = کھانا
جَلَسَ (ل) = بیٹھنا	نَجَحَ (ل) = کامیاب ہونا
قَدِمَ (ل) = آنا	ذَهَبَ (ل) = جانا
مَرِضَ (ل) = بیمار ہونا	طِفْلٌ (ج اَطْفَالٌ) = بچہ

مشق نمبر ۳۱

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) كَتَبَ مُعَلِّمٌ كِتَابًا بِقَلَمِ الرَّصَاصِ۔

(۲) قَرَئَتِ الرِّجَالُ الْقُرْاٰنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔

(۳) اَلرِّجَالُ قَرَءُوْا الْقُرْاٰنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔

(۴) ذَهَبَ النِّسَاءُ إِلَى السُّوْقِ۔

(۵) اَلنِّسَاءُ ذَهَبْنَ إِلَى السُّوْقِ۔

(۶) قَدِمَ الْاَوْلَادُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ ذَهَبُوْا بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

(۷) دَخَلَتْ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ فِي الْبَيْتِ وَاَكَلَتَا الطَّعَامَ۔

(۸) فَاطِمَةُ وَحَامِدٌ دَخَلَا فِي الْبَيْتِ وَاَكَلَا الطَّعَامَ۔

(۹) اَفَتَحْتِ الْبَابَ؟ لَا! مَا فَتَحْتُ الْبَابَ۔

(۱۰) اَفَتَحْتِ الْبَابَ؟ نَعَمْ! فَتَحْتِ الْبَابَ۔

(۱۱) اَقَرَئْتُنَّ الْقُرْاٰنَ الْيَوْمَ؟

(۱۲) نَعَمْ! قَرَئْنَا الْقُرْاٰنَ الْيَوْمَ۔

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) دربان آیا اور اس نے دروازہ کھولا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۲) اساتذہ مسجد میں آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا پھر وہ لوگ نماز کے بعد گئے۔
(جملہ فعلیہ و اسمیہ)

(۳) بچوں نے انجیر کھائی۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۴) کیا تو نے انار کھایا؟ جی نہیں! میں نے نہیں کھایا۔ (جملہ فعلیہ)

جملہ فعلیہ میں مرکّبات کا استعمال

۱ : ۳۴ گزشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ میں اس کے اجزاء کی ترتیب سمجھی تھی۔ اس ضمن میں یہ بھی نوٹ کرلیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل، مفعول کبھی مفرد الفاظ ہوتے ہیں۔ مثلاً "استاد نے ایک لڑکے کو بلایا" کا عربی ترجمہ طَلَبَ الْأُسْتَاذُ وَلَدًا ہے اور اس میں اَلْأُسْتَاذُ اور وَلَدًا دونوں مفرد الفاظ ہیں۔ اَلْأُسْتَاذُ فاعل ہونے کی وجہ سے رفع میں ہے اور وَلَدًا مفعول ہونے کی وجہ سے نصب میں ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی مرکبات بھی فاعل یا مفعول ہوتے ہیں۔

۲ : ۳۴ اگر کسی جملہ فعلیہ میں مرکبات فاعل یا مفعول کے طور پر آرہے ہوں تو ان کی اعرابی حالت بھی اسی لحاظ سے تبدیل ہوگی مثلاً طَلَبَ الْأُسْتَاذُ الصَّالِحُ وَلَدًا صَالِحًا (نیک استاد نے ایک نیک لڑکے کو بلایا) میں اَلْأُسْتَاذُ الصَّالِحُ مرکب توصیفی ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے جب کہ وَلَدًا صَالِحًا بھی مرکب توصیفی ہے لیکن مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۳ : ۳۴ مرکب توصیفی کا اعراب معلوم کرنے میں عموماً مشکل پیش نہیں آتی۔ البتہ مرکب اضافی کا اعراب معلوم کرنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ مرکب اضافی کا اعراب صرف مضاف پر ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً "اسکول کے لڑکے نے محلے کے لڑکے کو مارا"۔ اس کا ترجمہ ہوگا ضَرَبَ وَلَدُ الْمَدْرَسَةِ وَلَدَ الْحَارَةِ۔ اس مثال میں وَلَدُ الْمَدْرَسَةِ میں وَلَدُ کی رفع بتا رہی ہے کہ پورا مرکب اضافی حالت رفع میں ہے اس لئے فاعل ہے اور وَلَدَ الْحَارَةِ میں وَلَدَ کی نصب بتا رہی ہے کہ پورا مرکب اضافی حالت نصب میں ہے اس لئے مفعول ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مرکب اضافی کے واحد، تثنیہ یا جمع میں ہونے کا فیصلہ بھی مضاف کے عدد سے کیا جاتا ہے۔

۴ : ۳۳ ہم پڑھ چکے "ہیں کہ فعل کے ہر صیغے" میں فاعل کی ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ مثلاً ضَرَبَ کے معنی ہیں "اس (ایک مرد) نے مارا" یعنی اس میں ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے۔ اسی طرح ضَرَبُوْا میں ھُمْ اور ضَرَبْتَ میں اَنْتَ کی ضمیریں پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ آپ نوٹ کرلیں کہ اس کتاب کے حصہ اول کے پیراگراف نمبر۴ : ۱۴ میں جو ضمائر مرفوعہ دی ہوئی ہیں وہ کبھی بطور فاعل بھی استعمال ہوتی ہیں۔

۵ : ۳۳ کسی جملہ فعلیہ میں اگر مفعول کی جگہ اس کی ضمیر استعمال کرنی ہو تو اس کتاب کے حصہ اول کے پیراگراف نمبر۲ : ۱۹ میں دی گئی ضمائر استعمال ہوتی ہیں۔ یہ ضمیریں جب بطور مفعول استعمال ہوتی ہیں تو موقع محل کے لحاظ سے یعنی محلاً منصوب مانی جاتی ہیں اسی لئے ان کو "ضَمَائِرِ مُتَّصِلَه مَنْصُوْبَه" بھی کہتے ہیں۔ مثلاً ضَرَبَهٗ "اس (ایک مرد) نے اس (ایک مرد) کو مارا" ضَرَبَهَا "اس (ایک مرد) نے اس (ایک عورت) کو مارا" اور ضَرَبَكِ "اس (ایک مرد) نے تجھ (ایک مؤنث) کو مارا" وغیرہ۔

۶ : ۳۳ ضمیر کے بطور مفعول استعمال کے سلسلے میں دو باتیں مزید نوٹ کرلیں۔
(۱) اگر یہ کہنا ہو کہ "تم لوگوں نے اس ایک مرد کی مدد کی" تو اس کا ترجمہ نَصَرْتُمْهٗ نہیں بلکہ نَصَرْتُمُوْهٗ ہو گا یعنی مفعول ضمیر کے استعمال کے لئے جمع مخاطب مذکر کی فاعل ضمیر "تُمْ" سے "تُمُوْ" ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر مفعول اسم ظاہر ہو تو صیغۂ فعل اصلی حالت میں رہے گا۔ مثلاً "نَصَرْتُمْ زَيْدًا" وغیرہ۔ (۲) واحد متکلم کی مفعول ضمیر "یْ" کے بجائے "نِیْ" لگائی جاتی ہے۔ مثلاً نَصَرَنِیْ "اس (ایک مرد) نے میری مدد کی" وغیرہ۔

ذخیرۂ الفاظ

قَعَدَ (ل) = بیٹھنا	رَفَعَ (م) = اٹھانا، بلند کرنا
ذَكَرَ (ل/م) = یاد کرنا/یاد کرانا	سَمِعَ (م) = سننا
حَمِدَ (م) = تعریف کرنا	حَسِبَ (م) = گمان کرنا، سمجھنا
خَلَقَ (م) = پیدا کرنا	شَرِبَ (م) = پینا
خَرَجَ (ل) = نکلنا	مَكْتُوْبٌ = خط
طَعَامٌ = کھانا	فَ = پس، تو
دِيْوَانٌ = کچہری، عدالت	ذِكْرٌ = یاد
اَنَّمَا، اِنَّمَا = کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	عَبَثٌ = بے کار، بے مقصد

مشق نمبر ۳۲

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ

(۲) قَرَءَ الْاَوْلاَدُ الصَّالِحُوْنَ الْقُرْاٰنَ

(۳) قَدِمَ بَوَّابُ الْمَدْرَسَةِ وَفَتَحَ اَبْوَابَ الْمَدْرَسَةِ

(۴) هَلْ اَكَلْتِ طَعَامَكِ؟ نَعَمْ! اَكَلْتُ طَعَامِيْ

(۵) هَلْ كَتَبْتُمْ دَرْسَكُمْ وَقَرَءْتُمُوْهُ؟ نَعَمْ! كَتَبْنَا دَرْسَنَا لٰكِنْ مَا قَرَئْنَاهُ اِلَى الْاٰنَ

(۶) لِمَ ضَرَبْتُمُوْنِيْ؟ ضَرَبْنَاكَ بِالْحَقِّ

(۷) ذَهَبْتُمْ اِلٰى حَدِيْقَةِ الْحَيْوَانَاتِ وَضَحِكْتُمْ عَلٰى نَاقَةٍ سَمِيْنَةٍ۔

(۸) اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ جَلَسَ فِي الدِّيْوَانِ اَمَامَ الرِّجَالِ۔

(۹) لِمَ قَعَدْتَ اَمَامَ بَابِ الْحَدِيْقَةِ؟ ذَهَبَ بَوَّابُهَا اِلَى السُّوْقِ فَقَعَدْتُّ اَمَامَهٗ

(۱۰) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

(۱۱) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (مِنَ الْقُرْآنِ)

(۱۲) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا (مِنَ الْقُرْآنِ)

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) نیک بچی نے اپنا سبق پڑھا۔ (جملہ اسمیہ)

(۲) محلّہ کی عورتیں مدرسہ میں داخل ہوئیں اور انہوں نے قرآن پڑھا۔ (جملہ فعلیہ)

(۳) مدرسہ کے اِس لڑکے نے اُس مدرسہ کے لڑکے کو مارا۔ (جملہ فعلیہ)

(۴) حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق پڑھا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۵) دو شاگرد اپنے مدرسہ سے نکلے۔ (جملہ فعلیہ)

(٦) کچھ مرد آئے پھر وہ بیٹھے اور انہوں نے دودھ پیا۔ (جملہ فعلیہ)

فعل ماضی مجہول

گردان اور نائب فاعل کا تصور

۱ : ۳۴ اب تک ہم نے جتنے افعال پڑھے ہیں وہ "فعل معروف" یا "فعل معلوم" کہلاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے افعال کا فاعل جانا پہچانا یعنی معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں "حامد نے خط لکھا" (کَتَبَ حَامِدٌ مَکْتُوْبًا) یہاں ہمیں معلوم ہے کہ خط لکھنے والا یعنی فاعل حامد ہے۔ اسی طرح جب ہم کہتے ہیں "اس نے خط لکھا" (کَتَبَ مَکْتُوْبًا) تو یہاں بھی (ھُوَ) کی پوشیدہ ضمیر بتا رہی ہے کہ فاعل یعنی خط لکھنے والا کون ہے۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ خط لکھنے والا کون ہے۔ صرف اتنا معلوم ہو کہ "خط لکھا گیا" تو اس جملہ میں فاعل نامعلوم یعنی مجہول ہے۔ اس لئے ایسے فعل کو "فعل مجہول" کہتے ہیں۔ انگریزی زبان میں "فعل معروف" کو Active Voice اور "فعل مجہول" کو Passive Voice کہا جاتا ہے۔

۲ : ۳۴ کسی فعل کا ماضی مجہول بنانا بہت ہی آسان ہے۔ اس لئے کہ عربی میں ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے اور وہ ہے "فُعِلَ" یعنی ماضی معروف کو کوئی بھی وزن ہو' مجہول ہمیشہ فُعِلَ کے وزن پر ہی آئے گا۔ مثلاً نَصَرَ (اُس نے مدد کی) سے نُصِرَ (اس کی مدد کی گئی) وغیرہ۔

۳ : ۳۴ فعل مجہول میں چونکہ فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ اس کی بجائے مفعول کا ذکر ہوتا ہے' اس لئے عربی گرامر میں مجہول کے ساتھ مذکور مفعول کو مختصراً "نَائِبُ الْفَاعِلِ" کہہ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فقرہ میں وہ فاعل کی طرح فعل کے بعد آتا ہے یعنی اس کی جگہ لیتا ہے۔ ویسے عربی گرامر میں نائب الفاعل کو "مَفْعُوْلٌ مَالَمْ

یُسَمَّ فَاعِلُهٗ" کہتے ہیں۔ یعنی وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو۔

۴ : ۳۴ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ نائب الفاعل، فاعل کی طرح حالت رفع میں ہوتا ہے۔ مثلاً کُتِبَ مَکْتُوْبٌ (ایک خط لکھا گیا) وغیرہ۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر جملہ میں یہ مذکور ہو کہ فاعل کون ہے تو اس صورت میں مفعول کو نائب الفاعل نہیں کہتے بلکہ اس صورت میں مفعول حالت نصب میں ہی آتا ہے۔ مثلاً کَتَبَ زَیْدٌ مَکْتُوْبًا میں فاعل "زَیْدٌ" مذکور ہے یا کَتَبْتُ مَکْتُوْبًا میں پوشیدہ ضمیر اَنَا بتا رہی ہے کہ فاعل کون ہے۔ اسی طرح کَتَبْتَ مَکْتُوْبًا میں اَنْتَ کی ضمیر جبکہ کَتَبَ مَکْتُوْبًا میں ھُوَ کی ضمیر فاعل کی نشاندہی کر رہی ہے۔ اسی لئے ان سب جملوں میں مَکْتُوْبًا مفعول ہے اور حالت نصب میں ہے۔

۵ : ۳۴ چنانچہ مذکورہ مثالوں کو ذہن میں رکھ کر یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ مَکْتُوْبٌ صرف اور صرف اس حالت میں نائب الفاعل کہلائے گا جب اس سے پہلے کوئی فعل مجہول ہو۔ مثلاً کُتِبَ (لکھا گیا)، قُرِءَ (پڑھا گیا)، سُمِعَ (سنا گیا) اور فُهِمَ (سمجھا گیا) وغیرہ کے بعد اگر (مَکْتُوْبٌ) آئے گا تو نائب الفاعل کہلائے گا اور ہمیشہ حالت رفع میں ہوگا۔

۶ : ۳۴ یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ کسی جملہ میں اگر نائب الفاعل مذکور نہ ہو تو مجہول صیغہ میں موجود ضمیریں ہی نائب الفاعل کی نشاندہی کریں گی۔ مثلاً شُرِبَ مَاءٌ (پانی پیا گیا) میں تو مَاءٌ نائب الفاعل ہے لیکن اگر ہم صرف شُرِبَ کہیں جس کا مطلب ہے وہ پیا گیا تو یہاں "وہ" کی ضمیر اُس چیز کی نشاندہی کر رہی ہے جو پی گئی ہے۔ اس لئے شُرِبَ میں ھُوَ کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔ اسی طرح ضُرِبْتَ (تو مارا گیا) میں اَنْتَ کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔

۷ : ۳۴ آپ ماضی معروف کی گردان سیکھ چکے ہیں اب نوٹ کر لیں کہ ماضی مجہول کی گردان بھی اسی طرح کی جاتی ہے بلکہ اس میں یہ آسانی بھی ہے کہ صرف

ایک ہی وزن فُعِلَ کی گردان ہوگی۔ یعنی فُعِلَ' فُعِلاَ' فُعِلُوْا' فُعِلَتْ' فُعِلَتَا' فُعِلْنَ سے لے کر فُعِلْتُ' فُعِلْنَا تک۔ دوبارہ نوٹ کرلیں کہ ماضی معروف کی گردان کے ہر صیغہ میں موجود ضمیر فاعل کا کام دیتی ہے جبکہ ماضی مجہول کے ہر صیغہ میں موجود ضمیر نائب الفاعل کا کام دے رہی ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۳۳ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے مجہول کی گردان کریں اور ہر صیغہ کا ترجمہ لکھیں :

(۱) طَلَبَ (۲) حَمِدَ (۳) نَصَرَ

مشق نمبر ۳۳ (ب)

مندرجہ ذیل افعال کے متعلق پہلے بتائیں کہ وہ لازم ہیں یا متعدی' معروف ہیں یا مجہول اور ان کا صیغہ کیا ہے' پھر ان کا ترجمہ کریں۔

(۱) شَرِبْنَا (۲) خُلِقَا (۳) حُمِدْتَ (۴) طُلِبْنَ (۵) قَعَدْتُ (۶) خَلَقْتَ

(۷) رُفِعُوْا (۸) ضَرَبْتُمْ (۹) سَمِعْتِ (۱۰) غَفَرْتُنَّ (۱۱) سُمِعْتِ

دُو مفعول والے متعدّی افعال کی مشق

۳۵ : ۱ پیراگراف ۱ : ۳۲ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل لازم میں مفعول کے بغیر صرف فاعل سے بات پوری ہو جاتی ہے۔ جبکہ فعل متعدی میں مفعول کے بغیر بات پوری نہیں ہوتی۔ اب نوٹ کرلیں کہ بعض متعدی افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لئے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ہم کہیں کہ حامد نے گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ) تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کے متعلق گمان کیا؟ اب اگر ہم کہیں کہ حامد نے محمود کو گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا) تب بھی بات ادھوری ہے۔ سوال باقی رہتا ہے کہ محمود کو کیا گمان کیا؟ جب ہم کہتے ہیں کہ حامد نے محمود کو عالم گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا) تب بات پوری ہوتی ہے۔ ایسے افعال کو "اَلْمُتَعَدِّیْ اِلٰی مَفْعُوْلَیْنِ" کہتے ہیں اور دوسرا مفعول بھی حالت نصب میں ہوتا ہے۔

۳۵ : ۲ اب یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ دو مفعول والے متعدی افعال کے لئے جب مجہول کا صیغہ آتا ہے تو پہلا مفعول قاعدے کے مطابق نائب الفاعل بن کر حالت رفع میں آتا ہے لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں ہی رہتا ہے۔ مثلاً حُسِبَ مَحْمُوْدٌ عَالِمًا (محمود کو عالم گمان کیا گیا) وغیرہ۔

۳۵ : ۳ فعل لازم کی تعریف ایک مرتبہ پھر ذہن میں تازہ کریں۔ یعنی فعل لازم وہ فعل ہے جس کے ساتھ مفعول آہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ فعل لازم کا مجہول بھی نہیں آتا۔

۳۵ : ۴ خیال رہے کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی فعل متعدی کا مفعول مذکور نہ ہو۔ مگر فعل لازم کے ساتھ تو مفعول آہی نہیں سکتا۔ مثلاً بَعَثَ مُعَلِّمٌ (ایک استاد نے بھیجا) ایک جملہ ہے مگر ہم اس میں مفعول کا اضافہ کرکے بَعَثَ مُعَلِّمٌ وَلَدًا (ایک استاد

نے ایک لڑکے کو بھیجا) کہہ سکتے ہیں مگر جَلَسَ الْمُعَلِّمُ (استاد بیٹھا) کے بعد کوئی مفعول نہیں لگایا جا سکتا۔ اس لئے کہ جَلَسَ فعل لازم ہے۔ چنانچہ جَلَسَ کا مجہول جُلِسَ استعمال نہیں ہو سکتا۔ جبکہ بَعَثَ چونکہ فعل متعدی ہے اس لئے اس کا مجہول بُعِثَ استعمال کیا جا سکتا ہے باوجود اس کے کہ جملے میں اس کا مفعول نہ آیا ہو۔

<u>۵ : ۳۵</u> اب آپ نوٹ کریں کہ مشق نمبر ۳۳ (الف) میں آپ سے فَعَلَ اور فَعِلَ کے وزن پر آنے والے افعال کی مجہولی گردان کرائی گئی لیکن فَعُلَ کے وزن پر آنے والے کسی فعل کی مجہولی گردان نہیں کرائی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فَعُلَ کے وزن پر آنے والے تمام افعال ہمیشہ لازم ہوتے ہیں جبکہ فَعَلَ اور فَعِلَ کے وزن پر لازم اور متعدی دونوں طرح کے افعال آتے ہیں۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) لازم ہے اور رَفَعَ (اس نے بلند کیا) متعدی ہے۔ اسی طرح فَرِحَ (وہ خوش ہوا) لازم ہے اور شَرِبَ (اس نے پیا) متعدی ہے۔ لیکن فَعُلَ کے وزن پر آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں مثلاً بَعُدَ (وہ دور ہوا)، ثَقُلَ (وہ بھاری ہوا) وغیرہ۔ اس لئے اس وزن پر آنے والے کسی فعل کا مجہول استعمال نہیں ہوتا۔

ذخیرۂ الفاظ

سَئَلَ = پوچھنا، مانگنا	وَجِلَ = خوف محسوس کرنا
بَعَثَ = اٹھانا، بھیجنا	اَلْيَوْمَ = آج
غَدًا = (آنے والا) کل	اَمْسِ = (گزرا ہوا) کل
شَهَادَةٌ = گواہی	وَاجِبَاتُ الْمَدْرَسَةِ - ہوم ورک
صِيَامٌ = روزہ رکھنا	ذِلَّةٌ = ذلت، خواری
مَسْكَنَةٌ = فقیری، کمزوری	ثَقُلَ = بھاری ہونا

مشق نمبر ۳۴

اردو میں ترجمہ کریں

(۱) هَلْ طَلَبْتَنِيْ فِي الدِّيْوَانِ؟ لَا! مَا طَلَبْتُكَ فِي الدِّيْوَانِ

(۲) لِمَ طُلِبْتَ فِي الدِّيْوَانِ؟ طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ

(۳) حَسِبُوْا حَامِدًا عَالِمًا

(۴) حُسِبَ حَامِدٌ عَالِمًا

(۵) كَتَبَ وَلَدُكَ وَلَدُهٗ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ ثُمَّ بُعِثَا اِلَى السُّوْقِ

(۶) اَ اَنْتَ شَرِبْتَ لَبَنًا؟

(۷) شُرِبَ لَبَنٌ

(مِنَ الْقُرْاٰنِ)

(۸) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

(۹) ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ

(۱۰) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو قتل کیا۔

(۲) ایک بڑا شیر قتل کیا گیا۔

(۳) میں نے حامد کے لڑکے کو طلب کیا۔

(۴) حامد کا لڑکا طلب کیا گیا۔

(۵) حامد نے محمود کو نیک گمان کیا۔

(۶) محمود کو نیک گمان کیا گیا۔

فعل مضارع

مضارع معروف کی گردان اور اوزان

۳۶ : ۱ سبق نمبر۲۹ کے پیراگراف ۵ : ۲۹ میں ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ عربی میں بھی بلحاظ زمانہ فعل کی تقسیم سہ گانہ ہے یعنی ماضی' حال اور مستقبل۔ اس کے بعد ہم نے فعل ماضی کے متعلق کچھ باتیں سمجھی تھیں۔ اب ہم نے حال اور مستقبل کے متعلق کچھ باتیں سمجھنی ہیں۔ اس ضمن میں سب سے پہلی بات یہ نوٹ کرلیں کہ عربی میں حال اور مستقبل دونوں کے لئے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے "فعل مُضَارِع" کہتے ہیں۔ مثلاً فعل ماضی "فَتَحَ" (اس نے کھولا) کا مضارع "يَفْتَحُ" بنتا ہے اور اس کے معنی ہیں "وہ کھولتا ہے یا وہ کھولے گا"۔ گویا فعل مضارع میں بیک وقت حال اور مستقبل دونوں کا مفہوم شامل ہوتا ہے۔

۳۶ : ۲ فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کے لئے کچھ علامتیں استعمال ہوتی ہیں جو چار ہیں یعنی ی۔ ت۔ ا۔ ن۔ (ان کو ملا کر "يَتَانِ" بھی کہتے ہیں)۔ کس صیغے پر کون سی علامت لگائی جاتی ہے؟ اس کا علم آپ کو ذیل میں دی گئی فعل مضارع کی گردان سے ہو گا۔ اس لئے پہلے آپ گردان کا مطالعہ کرلیں پھر اس کے حوالہ سے کچھ باتیں آپ کو سمجھنی ہوں گی۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	يَفْعَلُ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُوْنَ
غائب	وہ ایک (مرد) کرتا ہے یا کریگا	وہ دو (مرد) کرتے ہیں یا کرینگے	وہ سب (مرد) کرتے ہیں یا کرینگے
مونث:	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	يَفْعَلْنَ
	وہ ایک (عورت) کرتی ہے یا کریگی	وہ دو (عورتیں) کرتی ہیں یا کرینگی	وہ سب (عورتیں) کرتی ہیں یا کرینگی

	واحد	تثنیہ	جمع
مخاطب مذکر:	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُوْنَ
	تو ایک (مرد) کرتا ہے یا کرے گا	تم دو (مرد) کرتے ہو یا کرو گے	تم سب (مرد) کرتے ہو یا کرو گے
مونث:	تَفْعَلِيْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ
	تو ایک (عورت) کرتی ہے یا کرے گی	تم دو (عورتیں) کرتی ہو یا کرو گی	تم سب (عورتیں) کرتی ہو یا کرو گی
متکلم	مذکر مونث: اَفْعَلُ	نَفْعَلُ	نَفْعَلُ
	میں کرتا ہوں یا کروں گا اور	ہم کرتے ہیں یا کریں گے اور	ہم کرتے ہیں یا کریں گے اور
	میں کرتی ہوں یا کروں گی	ہم کرتی ہیں یا کریں گی	ہم کرتی ہیں یا کریں گے

۳ : ۳۶ اب ذیل میں دیئے ہوئے نقشے پر غور کر کے مختلف صیغوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو ذہن نشین کر لیں۔ حسب معمول اس میں ف ع ل کلمات کو تین چھوٹی لکیروں سے ظاہر کیا گیا ہے۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر :	یَ ـْـ ـَـ ـُـ	یَ ـْـ ـَـ ـَـ انِ	یَ ـْـ ـَـ ـُـ وْنَ
	مؤنث :	تَ ـْـ ـَـ ـُـ	تَ ـْـ ـَـ ـَـ انِ	یَ ـْـ ـَـ ـْـ نَ
مخاطب	مذکر :	تَ ـْـ ـَـ ـُـ	تَ ـْـ ـَـ ـَـ انِ	تَ ـْـ ـَـ ـُـ وْنَ
	مونث :	تَ ـْـ ـَـ ـِـ يْنَ	تَ ـْـ ـَـ ـَـ انِ	تَ ـْـ ـَـ ـْـ نَ
متکلم	مذکر و مؤنث	اَ ـْـ ـَـ ـُـ	نَ ـْـ ـَـ ـُـ	نَ ـْـ ـَـ ـُـ

۴ : ۳۶ مذکورہ نقشہ پر غور کرنے سے ایک بات یہ سمجھنی چاہئے کہ ماضی سے فعل مضارع کا پہلا صیغہ بنانے کے لئے ماضی پر علامت مضارع "ی" لگا کر فا کلمہ کو جزم دیتے ہیں اور لام کلمہ پر ضمہ (پیش) لگاتے ہیں۔ صیغوں کی تبدیلی کی وجہ سے لام کلمہ

کی حرکات میں تبدیلی ہوتی ہے لیکن علامت مضارع کی فتحہ (زَبَر) اور فا کلمہ کی جزم برقرار رہتی ہیں۔ جبکہ عین کلمہ پر تینوں حرکتیں یعنی ضمہ (پیش)، فتحہ (زَبَر) اور کسرہ (زَیر) آتی ہیں۔ گویا جس طرح ماضی کے تین اوزان فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ تھے، اسی طرح مضارع کے بھی تین اوزان یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ ہیں۔ جن کے متعلق تفصیلی بات ان شاء اللہ اگلے سبق میں ہوگی۔ (اس سبق کی مشق کرتے وقت آپ مشق میں دیئے گئے فعل مضارع کی عین کلمہ کی حرکت کا خاص خیال رکھیں اور اس کے مطابق گردان کریں۔)

۵ : ۳۶ مذکورہ بالا نقشہ کی مدد سے دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ علامت مضارع "ی" مذکر غائب کے تینوں صیغوں کے علاوہ صرف جمع مؤنث غائب کے صیغہ میں لگائی جاتی ہے جبکہ علامت "ا" صرف واحد متکلم اور علامت "ن" صرف جمع متکلم میں لگتی ہے اور باقی آٹھ صیغوں میں علامت "ت" لگتی ہے۔

۶ : ۳۶ امید ہے کہ آپ نے یہ بھی نوٹ کرلیا ہوگا کہ گردان میں "تَفْعَلُ" دو صیغوں میں اور تَفْعَلَانِ تین صیغوں میں مشترک ہے۔ اس کی وجہ سے پریشان نہ ہوں کیونکہ یہ جب جملوں میں استعمال ہوتے ہیں تو عبارت کے سیاق و سباق کی مدد سے صحیح صیغہ کے تعین میں مشکل پیش نہیں آتی۔

۷ : ۳۶ فعل مضارع کے متعلق مزید باتیں سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ مضارع کی گردان یاد کرلیں (یا اپنے قلم کو یاد کروادیں) اور اس کی مشق کرلیں۔ ذیل میں چھ افعال مضارع ایسے دیئے جا رہے ہیں جن کے ماضی کے معنی آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان سب کی مضارع کی گردان (مع ترجمہ) کرتے وقت عین کلمہ کی حرکت کا خاص خیال رکھیں۔

مشق نمبر ۳۵

(۱) یَبْعَثُ (۲) یَفْرَحُ (۳) یَحْسِبُ (۴) یَغْلِبُ (۵) یَدْخُلُ (۶) یَقْرُبُ

مضارع میں صرف مستقبل یا نفی
کے معنی پیدا کرنا اور مضارع مجہول بنانا

۳۷ : ۱. مضارع کی گردان یاد کر لینے اور اس کے صیغوں کو پہچان لینے کے بعد مناسب ہے کہ آپ ان کو جملوں میں استعمال کرنے کی مشق کر لیں۔ لیکن مشق شروع کرنے سے پہلے مضارع کے متعلق چند مزید باتیں ذہن نشین کر لیں۔

۳۷ : ۲ اگر فعل مضارع میں مستقبل کے معنی مخصوص کرنے ہوں تو مضارع سے پہلے سَ لگا دیتے ہیں۔ مثلاً یَفْتَحُ کے معنی ہیں "وہ کھولتا ہے یا کھولے گا"۔ لیکن سَیَفْتَحُ کے صرف ایک معنی ہیں "وہ کھولے گا"۔

۳۷ : ۳ مضارع کو مستقبل سے مخصوص کرنے کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ اس سے قبل سَوْفَ کا اضافہ کر دیتے ہیں جس کے معنی ہیں (عنقریب) مثلاً سَوْفَ تَعْلَمُوْن (عنقریب یعنی جلد ہی تم جان لوگے) وغیرہ۔

۳۷ : ۴ ماضی میں اگر نفی کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اس سے پہلے مَا لگاتے تھے۔ جیسے مَاذَهَبْتُ (میں نہیں گیا)۔ اب نوٹ کریں مضارع میں نفی کے معنی پیدا کرنے کے لئے لَا لگایا جاتا ہے۔ مثلاً لَاتَذْهَبُ (تو نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا)۔ استثنائی صورتوں میں مَا بھی لگا دیا جاتا ہے جیسے مَایَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

۳۷ : ۵ مضارع کا مجہول بنانے میں بھی وہی آسانی ہے جو ماضی مجہول میں ہے یعنی مضارع معروف یَفْعَلُ' یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ' میں سے کسی وزن پر بھی آئے ان سب کے مجہول کا ایک ہی وزن یُفْعَلُ ہوگا۔ مثلاً یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) سے یُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا)' یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) سے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا) اور یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا مدد کرے گا) سے یُنْصَرُ (وہ مدد کیا جاتا ہے یا مدد کیا جائے گا) وغیرہ۔

مشق نمبر ۳۶

(۱) هَلْ تَفْهَمُ الْقُرْآنَ؟ لَا اَفْهَمُ الْقُرْآنَ

(۲) هَلْ يَفْهَمُوْنَ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟ نَعَمْ! يَفْهَمُوْنَهٗ

(۳) هَلْ كَتَبْتُمْ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ؟ لَا! بَلْ سَوْفَ نَكْتُبُهَا

(۴) هَلْ تَشْرَبْنَ الْقَهْوَةَ؟ نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الْقَهْوَةَ۔

(۵) هَلْ بُعِثْتُمَا اِلَى الدِّيْوَانِ الْيَوْمَ؟ لَا! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا

مِنَ الْقُرْآنِ

(۶) اَلنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ

(۷) فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(۸) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا

(۹) قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا۔

(۲) آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔

(۳) دربان کہاں گیا؟ میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔

(۴) تم سب کس کی عبادت کرتے ہو؟ ہم سب اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(۵) کیا تو جانتا ہے کس نے تجھ کو پیدا کیا؟ میں جانتا ہوں اللہ نے مجھ کو پیدا کیا۔

(۶) تم لوگ جانتے ہو جو میں کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو تم لوگ کرتے ہو۔

ابواب ثلاثی مجرّد

۳۸ : ۱ گزشتہ اسباق میں آپ نے یہ سمجھا تھا کہ عین کلمہ پر حرکات کی تبدیلی کی وجہ سے ماضی کے تین وزن ہیں یعنی فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ۔ اور اسی طرح مضارع کے بھی تین وزن ہیں یعنی یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی فعل کا ماضی ہمیں معلوم ہو تو اس کا مضارع ہم کس وزن پر بنائیں؟ اس سبق میں ہم نے یہی بات سمجھنی اور سیکھنی ہے۔

۳۸ : ۲ اگر ایسا ہوتا کہ ماضی میں عین کلمہ پر جو حرکت ہے مضارع میں بھی وہی رہتی یعنی فَعَلَ سے یَفْعَلُ، فَعِلَ سے یَفْعِلُ اور فَعُلَ سے یَفْعُلُ بنتا تو ہمارا اور آپ کا کام بہت آسان ہو جاتا۔ لیکن صورت حال ایسی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی صورتحال کچھ اس طرح ہے کہ مثال کے طور جو افعال ماضی میں فَعَلَ کے وزن پر آتے ہیں ان میں سے کچھ کا مضارع تو یَفْعَلُ کے وزن پر ہی بھی آتا ہے لیکن کچھ کا یَفْعِلُ اور کچھ کا یَفْعُلُ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر طلباء کی اکثریت پریشان ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ اتنی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ اس سبق میں ہمارا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ کی پریشانی دور کی جائے اور آپ کو بتایا جائے کہ آپ مضارع کا وزن کیسے معلوم کریں گے اور اسے کیسے یاد رکھیں گے۔ لیکن یہ طریقے سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اطمینان سے اور پوری توجہ کے ساتھ حقیقی صورت حال کا مکمل خاکہ ذہن نشین کرلیں۔ پھر ان شاء اللہ آپ کو مشکل پیش نہیں آئے گی۔

۳۸ : ۳ اوپر دی ہوئی مثال میں آپ نے دیکھا کہ فَعَلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے تمام افعال تین گروپ میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور یہ تقسیم ان کے مضارع کے وزن کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ یعنی (۱) فَعَلَ، یَفْعَلُ (۲) فَعَلَ، یَفْعِلُ اور (۳) فَعَلَ، یَفْعُلُ۔ اسی طرح اگر ہم فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے تمام

افعال تین تین کے گروپ میں تقسیم کرلیں تو کل نو گروپ وجود میں آتے ہیں۔ یعنی (۴) فَعِلَ یَفْعَلُ (۵) فَعِلَ یَفْعِلُ (۶) فَعِلَ یَفْعُلُ اور (۷) فَعُلَ یَفْعَلُ (۸) فَعُلَ یَفْعِلُ (۹) فَعُلَ یَفْعُلُ۔ لیکن نوٹ کرلیں کہ عربی میں نو نہیں بلکہ صرف چھ گروپ استعمال ہوتے ہیں۔

۴ : ۳۸ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا نو گروپ میں سے کون سے چھ گروپ استعمال ہوتے ہیں اور کون سے تین گروپ استعمال نہیں ہوتے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل باتوں کو سمجھ کر ذہن نشین کرلیں تو ان شاء اللہ باقی باتیں سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جائیں گی۔

(الف) فَعَلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں تینوں گروپ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی (۱) فَعَلَ یَفْعَلُ (۲) فَعَلَ یَفْعِلُ اور (۳) فَعَلَ یَفْعُلُ۔

(ب) فَعِلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں دو گروپ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی (۴) فَعِلَ یَفْعَلُ اور (۵) فَعِلَ یَفْعِلُ۔ جبکہ فَعِلَ یَفْعُلُ استعمال نہیں ہوتا۔

(ج) فَعُلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں صرف ایک گروپ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی (۶) فَعُلَ یَفْعُلُ جبکہ فَعُلَ یَفْعَلُ اور فَعُلَ یَفْعِلُ استعمال نہیں ہوتے۔

۵ : ۳۸ اب مسئلہ آتا ہے چھ میں سے ہر گروپ کی پہچان مقرر کرنے کا۔ اس کا ایک طریقہ یہ تھا کہ اگر ہمیں بتایا جاتا کہ مادہ ف ت ح گروپ نمبر۱ سے متعلق ہے تو ہم سمجھ جاتے کہ اس کا ماضی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ آئے گا۔ اسی طرح اگر بتایا جاتا کہ مادہ ض ر ب کا تعلق گروپ نمبر۲ سے ہے تو ہم ماضی ضَرَبَ اور مضارع یَضْرِبُ بنالیتے۔ علیٰ ھذا القیاس۔

۶ : ۳۸ لیکن عربی قواعد مرتب کرنے والوں نے طریقہ یہ اختیار کیا کہ ہر گروپ کا نام "باب" رکھا اور ہر باب میں استعمال ہونے والے افعال میں سے کسی ایک فعل

کو منتخب کر کے اسے اس باب (گروپ) کا نمائندہ مقرر کر دیا اور اسی پر اس باب کا نام رکھ دیا۔ مثلاً گروپ نمبر۱ کا نام باب فَتَحَ اور گروپ نمبر۲ کا باب ضَرَبَ رکھ دیا وغیرہ۔ اب ذیل میں ہر "مستعمل گروپ" کے مقرر کردہ نام دیئے جا رہے ہیں اور ہر ایک باب کے ساتھ اس کے لئے استعمال کی جانے والی مختصر علامت بھی دی جا رہی ہے جو کہ متعلقہ باب کے نام کا پہلا حرف ہی ہے۔ ان کو مجموعی طور پر "اَبْوَاب ثُلَاثِی مُجَرَّد" (صرف مادے کے تین حروف سے بننے والے ابواب) کا نام دیا گیا ہے۔

گروپ نمبر	وزن	عین کلمہ کی حرکت		باب کا نام	علامت
		ماضی	مضارع		
(۱)	فَعَلَ-يَفْعَلُ	ـَ	ـَ	فَتَحَ - يَفْتَحُ	(ف)
(۲)	فَعَلَ - يَفْعِلُ	ـَ	ـِ	ضَرَبَ - يَضْرِبُ	(ض)
(۳)	فَعَلَ - يَفْعُلُ	ـَ	ـُ	نَصَرَ - يَنْصُرُ	(ن)
(۴)	فَعِلَ - يَفْعَلُ	ـِ	ـَ	سَمِعَ - يَسْمَعُ	(س)
(۵)	فَعِلَ - يَفْعِلُ	ـِ	ـِ	حَسِبَ - يَحْسِبُ	(ح)
(۶)	فَعُلَ - يَفْعُلُ	ـُ	ـُ	كَرُمَ - يَكْرُمُ	(ک)

۷ : ۳۸ ثلاثی مجرد کے ابواب کا نام عموماً ماضی اور مضارع کا پہلا پہلا صیغہ بول کر لیا جاتا ہے جیسا کہ اوپر نقشے میں لکھا گیا ہے۔ تاہم اختصار کے لئے کبھی صرف ماضی کا صیغہ بول دینا ہی کافی سمجھا جاتا ہے مثلاً باب نصر' باب سمع وغیرہ۔ گویا یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ سننے والا ماضی کے صیغے سے اس کا مضارع سمجھ جاتا ہے۔ اس لئے آپ ان ابواب کو مندرجہ بالا نقشے کی مدد سے خوب اچھی طرح یاد کر لیں۔ کیونکہ ان کی آگے کافی ضرورت پڑے گی۔

۸ : ۳۸ امید ہے عربی میں استعمال ہونے والے افعال کے چھ گروپ یا چھ ابواب کا خاکہ آپ کے ذہن میں واضح ہو گیا ہو گا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں یہ کس طرح معلوم ہو کہ کوئی فعل کس باب سے آتا ہے یعنی ماضی اور مضارع میں اس کے عین کلمہ کی حرکت کیا ہو گی؟ تو اب نوٹ کر لیجئے کہ اس علم کا ذریعہ اہل زبان ہیں۔ یعنی وہ کسی فعل کا ماضی اور مضارع جس طرح استعمال کرتے ہیں' ہمیں اسی طرح سیکھنا اور یاد کرنا ہوتا ہے۔ اس کی مثال انگریزی کے فعل کی تین شکلیں ہیں جو اہل زبان کے استعمال کے مطابق یاد کرنی پڑتی ہیں۔ اور اہل زبان کے اس استعمال کا پتہ لغت یعنی ڈکشنری سے چلتا ہے۔ ڈکشنری سے جہاں ہم کسی فعل کے معنی یاد کرتے ہیں وہیں اس کا باب بھی یاد کر لیتے ہیں اور اگر کسی فعل کے معنی اور باب ہم نے کسی کتاب وغیرہ سے یاد کئے تھے لیکن بھول گئے یا شبہ میں پڑ گئے' تو اس وقت بھی ڈکشنری سے مدد لے لیتے ہیں۔

۹ : ۳۸ عربی لغت کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں الفاظ حروف تہجی کی ترتیب سے نہیں لکھے ہوتے بلکہ ان کے مادے حروف تہجی کی ترتیب سے دیئے ہوتے ہیں۔ مثلاً تَفْرَحْنَ کا لفظ آپ کو "ت" کی پٹی میں نہیں ملے گا۔ اس کا مادہ ف ر ح ہے۔ اس لئے یہ آپ کو ف کی پٹی میں مادہ ف ر ح کے تحت ملے گا اور اس کے ساتھ ہی یہ نشاندہی بھی موجود ہو گی کہ یہ مادہ کس باب سے آتا ہے۔

۱۰ : ۳۸ عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔ (۱) پرانی ڈکشنریوں میں عموماً مادہ کے ساتھ قوسین (بریکٹ) میں متعلقہ باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے۔ مثلاً فَرِحَ (س) خوش ہونا یعنی باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے فَرِحَ یَفْرَحُ آتا ہے۔ اب آپ گردان کے صیغے کو سمجھ کر تَفْرَحْنَ کا ترجمہ "تم سب عورتیں خوش ہو گی" کر لیں گے (۲) جدید ڈکشنریوں میں ماضی کا صیغہ تو عین کلمہ کی حرکت سے لکھتے ہیں پھر ایک لکیر دے کر اس پر مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً فَرِحَ (ـَ) کا مطلب بھی فَرِحَ یَفْرَحُ ہے۔ ہم اس کتاب میں آپ کو

کسی فعل کا باب بتانے کے لئے پہلا طریقہ استعمال کریں گے مثلاً فَرِحَ کے آگے (س) لکھا ہو گا اور معنی لکھے ہوں گے "خوش ہونا" اور (س) دیکھ کر آپ سمجھ جائیں گے کہ اس کا ماضی فَرِحَ اور مضارع یَفْرَحُ ہے۔ اسی طرح باب فَتَحَ کے لئے (ف) ضَرَبَ کے لئے (ض) وغیرہ لکھا ہوا ملے گا۔ اس سبق کے ذخیرۃ الفاظ میں ہم گزشتہ اسباق کے افعال دوبارہ لکھ کر ان کے ابواب کی نشاندہی کر رہے ہیں تاکہ ان کے معانی آپ اس طریقہ سے یاد کریں جو آپ کو بتایا جا رہا ہے۔

۳۸ : ۱۱ اب ہم اس سوال پر آگئے ہیں کہ کسی فعل کے باب کو یاد کرنے کا بہتر طریقہ کیا ہے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اب آپ افعال کے معنی پرانے طریقے سے یاد نہ کریں۔ یعنی یوں نہ کہیں کہ "فَرِحَ" کے معنی خوش ہونا اور کَتَبَ کے معنی لکھنا وغیرہ، بلکہ ماضی مضارع دونوں بول کر مصدری معنی بولیں۔ یعنی یوں کہیں کہ "فَرِحَ یَفْرَحُ کے معنی خوش ہونا۔ کَتَبَ یَکْتُبُ کے معنی لکھنا" وغیرہ۔ ذخیرۃ الفاظ میں لکھا ہو گا "دَخَلَ (ن) = داخل ہونا" لیکن آپ اس کو اس طرح یاد کریں کہ دَخَلَ۔ یَدْخُلُ کے معنی داخل ہونا۔ کہیں بھول چوک لگ جائے تو ڈکشنری دیکھیں گویا اب آپ ڈکشنری دیکھنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ابھی سے لغت کے استعمال کو عادت بنالیں۔

۳۸ : ۱۲ اگرچہ یہ سبق کافی طویل ہو گیا ہے لیکن آپ کی دلچسپی اور سہولت کی خاطر چند ابواب کی خصوصیات کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نوٹ کرلیں کہ باب سَمِعَ سے آنے والے ابواب میں زیادہ تر (ہمیشہ نہیں) کسی ایسی صفت یا بات کا ذکر ہوتا ہے جو وقتی اور عارضی ہوتی ہیں مثلاً فَرِحَ (خوش ہونا)، حَزِنَ (غمگین ہونا) وغیرہ۔ نیز یہ کہ اس باب میں آنے والے افعال زیادہ تر (تمام نہیں) لازم ہوتے ہیں جبکہ باب کَرُمَ سے آنے والے افعال میں کسی ایسی صفت یا بات کا ذکر ہوتا ہے جو عارضی نہیں بلکہ دائمی ہوتی ہیں مثلاً حَسُنَ (خوبصورت ہونا)، شَجُعَ (بہادر ہونا)۔ نیز یہ کہ اس باب سے آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں۔ باب فَتَحَ کی

خصوصیت کا تعلق مادہ کے حروف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ یا لام کلمہ کی جگہ حروف حلقی (ء، ھ۔ ع، ح۔ غ، خ) میں سے کوئی ایک حرف ضرور ہوتا ہے۔ صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ باب حَسِبَ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے گنتی کے صرف چند افعال آتے ہیں۔ اس لئے اس کا استعمال بہت کم ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

دَخَلَ (ن) = داخل ہونا	فَرِحَ (س) = خوش ہونا
غَلَبَ (ض) = غالب ہونا	ضَحِكَ (س) = ہنسنا
قَرُبَ (ک) = قریب ہونا	بَعُدَ (ک) = دور ہونا
قَرَءَ (ف) = پڑھنا	فَتَحَ (ف) = کھولنا
كَتَبَ (ن) = لکھنا	اَكَلَ (ن) = کھانا
جَلَسَ (ض) = بیٹھنا	نَجَحَ (ف) = کامیاب ہونا
قَدِمَ (س) = آنا	مَرِضَ (س) = بیمار ہونا
ذَهَبَ (ف) = جانا	قَعَدَ (ن) = بیٹھنا
ذَكَرَ (ن) = یاد کرنا	رَفَعَ (ف) = بلند کرنا
حَمِدَ (س) = تعریف کرنا	سَمِعَ (س) = سننا
خَلَقَ (ن) = پیدا کرنا	حَسِبَ (ح) = گمان کرنا
بَعَثَ (ف) = بھیجنا۔ اٹھانا	شَرِبَ (س) = پینا
سَئَلَ (ف) = سوال کرنا۔ مانگنا	وَجِلَ (س) = خوف محسوس کرنا
طَلَبَ (ن) = مانگنا۔ بلانا	خَرَجَ (ن) = نکلنا
نَصَرَ (ن) = مدد کرنا	ثَقُلَ (ک) = بھاری ہونا

مشق نمبر ۳۷

مندرجہ ذیل جملوں میں نمبر(۱) افعال کا مادہ بتائیں۔ نمبر(۲) ماضی / مضارع اور معروف / مجہول کی وضاحت کریں۔ نمبر(۳) صیغہ بتائیں اور جہاں ایک سے زیادہ کا امکان ہو وہاں تمام ممکنہ صیغے لکھیں۔ اور نمبر(۴) پھر اسی لحاظ سے ترجمہ کریں۔

(۱) تَفْتَحَانِ (۲) نَصْدُقُ (۳) يَلْعَبْنَ (۴) طَلَبْتُمُوْهُمْ (۵) هَزَمْتُمُوْنِیْ
(۶) تُرْزَقِيْنَ (۷) تَطْلُعُ الشَّمْسُ (۸) رُزِقُوْا (۹) طَلَبْنَا (۱۰) طَلَبَنَا
(۱۱) طَلَبْنَ (۱۲) دَخَلْتَ (۱۳) سَيَغْلِبُوْنَ (۱۴) ذُكِرَ (۱۵) ثَقُلَتْ

ماضی کی اقسام (حصہ اول)

<u>۳۹ : ۱</u> آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ماضی کے بعد تو مضارع شروع ہوگیا تھا۔ لیکن اب درمیان میں پھر ماضی کا سبق کیوں آگیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ چونکہ ماضی کی مختلف اقسام میں ایک خاص فعل استعمال ہوتا ہے۔ جس کا ماضی کَانَ (وہ تھا) اور مضارع یَکُوْنُ (وہ ہوتا ہے یا ہوگا) ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ کو کَانَ سے متعارف کرانے سے قبل مضارع بھی سمجھا دیا جائے۔

<u>۳۹ : ۲</u> دوسری وجہ یہ تھی کہ کَانَ' یَکُوْنُ کی گردانیں ماضی' مضارع کی عام گردانوں سے تھوڑی سی مختلف ہیں ایسا کیوں ہے۔ اس کی وجہ توان شاءاللہ آپ کو اس وقت سمجھ میں آئے گی جب آپ "حروف علت" اور ان کے قواعد پڑھ لیں گے۔ فی الحال آپ معمولی فرق کے ساتھ ہی ان کی گردانیں یاد کرلیں تاکہ اگلے سبق میں آپ ماضی کی اقسام کے بیان میں ان کا استعمال سمجھ سکیں۔

فعل ماضی کَانَ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	کَانَ	کَانَا	کَانُوْا
غائب	وہ ایک (مذکر) تھا	وہ دو (مذکر) تھے	وہ سب (مذکر) تھے
مؤنث:	کَانَتْ	کَانَتَا	کُنَّ
	وہ ایک (مؤنث) تھی	وہ دو (مؤنث) تھیں	وہ سب (مؤنث) تھیں

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	كُنْتَ	كُنْتُمَا	كُنْتُمْ
حاضر:	تو ایک (مذکر) تھا	تم دو (مذکر) تھے	تم سب (مذکر) تھے
مؤنث:	كُنْتِ	كُنْتُمَا	كُنْتُنَّ
	تو ایک (مؤنث) تھی	تم دو (مؤنث) تھیں	تم سب (مؤنث) تھیں
متکلم	كُنْتُ	كُنَّا	كُنَّا
	میں تھا/تھی	ہم دو تھے/تھیں	ہم (سب) تھے/تھیں

فعل مضارع يَكُوْنُ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	يَكُوْنُ	يَكُوْنَانِ	يَكُوْنُوْنَ
غائب	وہ ایک (مذکر) ہوگا	وہ دو (مذکر) ہوں گے	وہ سب (مذکر) ہوں گے
مؤنث:	تَكُوْنُ	تَكُوْنَانِ	يَكُنَّ
	وہ ایک (مؤنث) ہوگی	وہ دو (مؤنث) ہوں گی	وہ سب (مؤنث) ہوں گی
مذکر:	تَكُوْنُ	تَكُوْنَانِ	تَكُوْنُوْنَ
حاضر:	تو ایک (مذکر) ہوگا	تم دو (مذکر) ہوگے	تم سب (مذکر) ہوگے
مؤنث:	تَكُوْنِيْنَ	تَكُوْنَانِ	تَكُنَّ
	تو ایک (مؤنث) ہوگی	تم دو (مؤنث) ہوگی	تم سب (مؤنث) ہوگی
متکلم	اَكُوْنُ	نَكُوْنُ	نَكُوْنُ
	میں ہوں گا/گی	ہم دو ہوں گے/گی	ہم (سب) ہوں گے/گی

۳ : ۳۹ یاد رکھئے کہ کَانَ (ماضی) بمعنی "تھا" عموماً ماضی ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یَکُوْنُ (مضارع) بمعنی "ہوگا یا ہو جائے گا" عموماً صرف مستقبل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی حال کے لئے بمعنی "ہے" یَکُوْنُ استعمال نہیں ہوتا' بلکہ اس کے لئے زیادہ تر جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے۔ "مثلاً زید بیار تھا" کے لئے آپ کَانَ استعمال کریں گے اور "زید بیار ہو جائے گا" کے لئے یَکُوْنَ استعمال ہوگا۔ کَانَ۔ یَکُوْنُ کے استعمال کے کچھ قواعد ہیں جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ مگر "زید بیار ہے" کا ترجمہ آپ "زَیْدٌ مَرِیْضٌ" ہی کریں گے۔

۴ : ۳۹ شاید آپ کو یاد ہو کہ سبق نمبر ۱۱ میں جب ہم آپ کو جملہ اسمیہ منفی بنانا سکھا رہے تھے تو ہم نے "لَیْسَ" کے استعمال کے سلسلے میں یہ پابندی لگا دی تھی کہ صرف واحد مذکر غائب کے صیغہ میں اس کا استعمال کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ "لَیْسَ" کا استعمال صیغہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اب موقع ہے کہ آپ اس کی گردان بھی یاد کرلیں تاکہ جملہ اسمیہ میں آپ "لَیْسَ" کا درست استعمال کر سکیں۔

لَیْسَ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
غائب مذکر:	لَیْسَ	لَیْسَا	لَیْسُوْا
	وہ ایک (مذکر) نہیں ہے	وہ دو (مذکر) نہیں ہیں	وہ سب (مذکر) نہیں ہیں
مؤنث:	لَیْسَتْ	لَیْسَتَا	لَسْنَ
	وہ ایک (مؤنث) نہیں ہے	وہ دو (مؤنث) نہیں ہیں	وہ سب (مؤنث) نہیں ہیں
حاضر مذکر:	لَسْتَ	لَسْتُمَا	لَسْتُمْ
	تو ایک (مذکر) نہیں ہے	تم دو (مذکر) نہیں ہو	تم سب (مذکر) نہیں ہو
مؤنث:	لَسْتِ	لَسْتُمَا	لَسْتُنَّ
	تو ایک (مؤنث) نہیں ہے	تم دو (مؤنث) نہیں ہو	تم سب (مؤنث) نہیں ہو

متکلم:	لَسْتُ	لَسْنَا	لَسْنَا
	میں نہیں ہوں	ہم دو نہیں ہیں	ہم سب نہیں ہیں

۵ : ۳۹ کَانَ اور لَیْسَ کی گردان میں یہ بنیادی فرق ذہن نشین کرلیں کہ کَانَ سے ماضی اور مضارع دونوں کی گردان ہوتی ہے۔ یعنی یہ فعل دونوں طرح آتا ہے۔ جبکہ لَیْسَ سے صرف ماضی کی گردان ہوتی ہے۔ یعنی اس فعل کا مضارع استعمال نہیں ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ لَیْسَ کے معنی "نہیں تھا" کے بجائے "نہیں ہے، نہیں ہیں" وغیرہ ہوتے ہیں۔ یعنی اس فعل کی گردان تو ماضی جیسی ہے مگر یہ ہمیشہ حال کے معنی دیتا ہے۔

۶ : ۳۹ سبق نمبر۱۰ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جملہ اسمیہ پر جب لَیْسَ داخل ہوتا ہے تو معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ جملہ میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور اعرابی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ خبر حالت نصب میں آجاتی ہے یا خبر پر "بِ" لگا کر اسے مجرور کردیا جاتا ہے۔ یعنی لَیْسَتِ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً اور لَیْسَتِ الْمُعَلِّمَةُ بِقَائِمَةٍ دونوں کا ترجمہ "استانی کھڑی نہیں ہے" ہوگا۔ اب آپ یہ بات بھی یاد کرلیں کہ جملہ اسمیہ پر کَانَ بھی داخل ہوتا ہے۔ اور جب کسی جملہ اسمیہ پر کَانَ داخل ہوتا ہے تو معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ جملہ میں عموماً "ہے" کی بجائے "تھا" کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور لَیْسَ کی طرح کَانَ بھی خبر کو حالت نصب میں لے جاتا ہے۔ مثلاً کَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا (استاد کھڑا تھا) وغیرہ۔ تاہم لَیْسَ کی مانند کَانَ کی خبر پر "بِ" نہیں لگا سکتے۔ یہ فرق اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

۷ : ۳۹ کَانَ اور لَیْسَ کے بارے میں ایک بات اور نوٹ کریں کہ یہ دونوں فعل کی طرح استعمال تو ہوتے ہیں مگر ان کے فاعل کو "اسم" کہتے ہیں۔ یعنی لَیْسَتِ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً میں اَلْمُعَلِّمَةُ کو لَیْسَتْ کا فاعل نہیں بلکہ نحو کی اصطلاح کے مطابق

لَیْسَ کا اسم کہا جاتا ہے۔ اسی طرح کَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا میں بھی اَلْمُعَلِّمُ کو کَانَ کا فاعل نہیں بلکہ کَانَ کا اسم کہا جاتا ہے۔ یہ بھی نوٹ کرلیں کہ قَائِمَةً اور قَائِمًا بھی مفعول نہیں بلکہ بالترتیب لَیْسَ اور کَانَ کی خبر ہیں۔ اور اگرچہ لَیْسَ اور کَانَ ایک طرح کے فعل ہیں لیکن ان کے جملے کے شروع میں آنے سے جملہ 'فعلیہ نہیں بنتا۔ بلکہ جیسا کہ آپ کو بتایا جاچکا ہے کہ لَیْسَ اور کَانَ دونوں جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس میں معنوی اور اعرابی تبدیلی لاتے ہیں۔

۸ : ۳۹ کَانَ اور لَیْسَ بھی دیگر افعال کی طرح دونوں طریقوں سے استعمال ہوتے ہیں یعنی اگر کَانَ یا لَیْسَ کا اسم کوئی اسم ظاہر ہو تو ان کا صیغہ واحد ہی رہے گا۔ البتہ مذکر کے لئے واحد مذکر اور مؤنث کے لئے واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً کَانَ الْوَلَدَانِ صَالِحَیْنِ (دونوں لڑکے نیک تھے)' کَانَتِ الْبَنَاتُ صَالِحَاتٍ (لڑکیاں نیک تھیں)' لَیْسَ الرِّجَالُ مُجْتَهِدِیْنَ (مرد محنتی نہیں ہیں) اور لَیْسَتِ الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٍ (استانیاں محنتی نہیں ہیں) وغیرہ۔

۹ : ۳۹ اور اگر کَانَ اور لَیْسَ کا اسم' ظاہر نہ ہو بلکہ صیغہ میں ضمیر کی صورت میں پوشیدہ ہو تو ایسی صورت میں جو ضمیر پوشیدہ ہوگی اسی کے مطابق صیغہ استعمال ہوگا۔ مثلاً کُنْتُمْ ظَالِمِیْنَ (تم لوگ ظالم تھے)۔ یہاں کُنْتُمْ میں اَنْتُمْ کی ضمیر کَانَ کا اسم ہے۔ اسی طرح لَسْنَا ظَالِمِیْنَ (ہم لوگ ظالم نہیں ہیں) میں نَحْنُ کی ضمیر لَیْسَ کا اسم ہے۔

مشق نمبر ۳۸

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبر۷ سے آخر تک "مِنَ الْقُرْآنِ" ہے)

(۱) کَانَتْ زَیْنَبُ قَائِمَةً (۲) کَانَ الرِّجَالُ جَالِسِیْنَ (۳) هَلْ کُنْتُمْ مُعَلِّمِیْنَ؟ (۴) مَتٰی تَکُوْنُ مُعَلِّمًا؟ اَکُوْنُ مُعَلِّمًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فِیْ هٰذَا الْعَامِ (۵) لَسْنَا کَاذِبِیْنَ (۶) لَیْسُوْا صَادِقِیْنَ (۷) لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ

(٨) وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (٩) لَسْتَ مُؤْمِنًا (١٠) اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ
(١١) كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ (١٢) اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (١٣) اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ
(١٤) وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ (١٥) اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ (١٦) وَكَانَ وَعْدُ
رَبِّيْ حَقًّا (١٧) وَمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا (١٨) اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا (١٩) وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

ماضی کی اقسام (حصہ دوم)

۱ : ۴۰ ماضی کی جو چھ اقسام ہیں ان کا تعلق اصلاً تو اردو اور فارسی گرامر سے ہے۔ کیونکہ عربی گرامر میں ماضی کی اقسام کو اس انداز سے بیان ہی نہیں کیا جاتا۔ البتہ ان اقسام کے مفہوم کو عربی میں کیسے بیان کیا جاتا ہے' یہ سمجھانے کے لئے ہم ذیل میں ان اقسام کے قواعد بیان کر رہے ہیں۔ دراصل ماضی کی چھ اقسام اردو اور فارسی گرامر کی چیز ہے۔ عربی میں اس طرح ماضی کی اقسام نہیں ہیں۔ مگر اردو کی ماضی کی اقسام کے مفہوم کو عربی میں ظاہر کرنے کے لئے یہ قسمیں اور ان کے قواعد لکھے جا رہے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

۲ : ۴۰ (ا) ماضی بعید :

فعل ماضی پر کَانَ لگا دینے سے اس میں ماضی بعید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے ذَھَبَ کے معنی ہیں "وہ گیا"۔ جبکہ کَانَ ذَھَبَ کے معنی ہوں گے "وہ گیا تھا"۔ یاد رہے کہ کَانَ کی گردان متعلقہ فعل ماضی کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ بات ذیل میں دی گئی ماضی بعید کی گردان سے مزید واضح ہو جائے گی۔

کَانَ ذَھَبَ	کَانَا ذَھَبَا	کَانُوْا ذَھَبُوْا
وہ (ایک مرد) گیا تھا	وہ (دو مرد) گئے تھے	وہ (سب مرد) گئے تھے
کَانَتْ ذَھَبَتْ	کَانَتَا ذَھَبَتَا	کُنَّ ذَھَبْنَ
وہ (ایک عورت) گئی تھی	وہ (دو عورتیں) گئی تھیں	وہ (سب عورتیں) گئی تھیں
کُنْتَ ذَھَبْتَ	کُنْتُمَا ذَھَبْتُمَا	کُنْتُمْ ذَھَبْتُمْ
تو (ایک مرد) گیا تھا	تم (دو مرد) گئے تھے	تم (سب مرد) گئے تھے
کُنْتِ ذَھَبْتِ	کُنْتُمَا ذَھَبْتُمَا	کُنْتُنَّ ذَھَبْتُنَّ
تو (ایک عورت) گئی تھی	تم (دو عورتیں) گئی تھیں	تم (سب عورتیں) گئی تھیں

کُنْتُ ذَهَبْتُ	كُنَّا ذَهَبْنَا	كُنَّا ذَهَبْنَا
میں گیا تھا/ گئی تھی	ہم (دو) گئے تھے / گئی تھیں	ہم (سب) گئے تھے / گئی تھیں

۳ : ۴۰ (۲) ماضی استمراری :

ماضی استمراری اس کو کہتے ہیں جس میں ماضی میں کام کے مسلسل ہوتے رہنے کا مفہوم ہو۔ مثلاً اردو میں ہم کہتے ہیں "وہ لکھتا تھا" مراد یہ ہے کہ "وہ لکھا کرتا تھا" یا "لکھ رہا تھا"۔ عربی میں فعل مضارع پر کَانَ لگانے سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً کَانَ یَکْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھ رہا تھا یا لکھا کرتا تھا)۔ یہاں بھی کَانَ اور متعلقہ فعل مضارع کی گردان ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ ذیل میں دی گئی ماضی استمراری کی گردان سے اس بات کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔

كَانَ يَكْتُبُ	كَانَا يَكْتُبَانِ	كَانُوْا يَكْتُبُوْنَ
وہ (ایک مرد) لکھتا تھا	وہ (دو مرد) لکھتے تھے	وہ (سب مرد) لکھتے تھے
كَانَتْ تَكْتُبُ	كَانَتَا تَكْتُبَانِ	كُنَّ يَكْتُبْنَ
وہ (ایک عورت) لکھتی تھی	وہ (دو عورتیں) لکھتی تھیں	وہ (سب عورتیں) لکھتی تھیں
كُنْتَ تَكْتُبُ	كُنْتُمَا تَكْتُبَانِ	كُنْتُمْ تَكْتُبُوْنَ
تو (ایک مرد) لکھتا تھا	تم (دو مرد) لکھتے تھے	تم (سب مرد) لکھتے تھے
كُنْتِ تَكْتُبِيْنَ	كُنْتُمَا تَكْتُبَانِ	كُنْتُنَّ تَكْتُبْنَ
تو (ایک عورت) لکھتی تھی	تم (دو عورتیں) لکھتی تھیں	تم (سب عورتیں) لکھتی تھیں
كُنْتُ اَكْتُبُ	كُنَّا نَكْتُبُ	كُنَّا نَكْتُبُ
میں لکھتا تھا/ لکھتی تھی	ہم (دو) لکھتے تھے / لکھتی تھیں	ہم (سب) لکھتے تھے / لکھتی تھیں

ماضی بعید اور ماضی استمراری میں موجود اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر

لیجئے کہ ماضی بعید میں کَانَ کے ساتھ اصل فعل کا ماضی آتا ہے جبکہ ماضی استمراری میں کَانَ کے ساتھ اصل فعل کا مضارع آتا ہے۔

۴۰ : ۴ (۳) ماضی قریب :

اس میں کسی کام کے زمانہ حال میں مکمل ہو جانے کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً "وہ گیا ہے' اس نے لکھا ہے یا وہ لکھ چکا ہے" وغیرہ۔ یعنی جانے یا لکھنے کا کام تھوڑی دیر پہلے یعنی ماضی قریب میں ہوا ہے۔ فعل ماضی کے شروع میں حرف "قَدْ" لگانے سے نہ صرف یہ کہ ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ اس میں ایک زور (تاکید کا مفہوم) بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً قَدْ ذَھَبَ (وہ گیا ہے یا وہ جا چکا ہے) وغیرہ۔

۴۰ : ۵ (۴) ماضی شکیۃ :

جب زمانہ ماضی میں کسی کام کے ہونے کے متعلق شک پایا جاتا ہو تو اسے ماضی شکیہ کہتے ہیں۔ جیسے "اس نے لکھا ہو گا یا وہ لکھ چکا ہو گا" وغیرہ۔ عربی میں ماضی شکیہ کے معنی پیدا کرنے کے لئے اصل فعل کے ماضی سے پہلے یَکُوْنُ لگاتے ہیں۔ جیسے یَکُوْنُ کَتَبَ (اس نے لکھا ہو گا یا وہ لکھ چکا ہو گا)۔ نوٹ کرلیں کہ اس میں کَانَ کے مضارع یَکُوْنُ اور اصل فعل کے صیغہ ماضی کی گردان ساتھ ساتھ چلے گی۔ مثلاً یَکُوْنُ کَتَبَ۔ یَکُوْنُوْنَ کَتَبُوْا۔ تَکُوْنُ کَتَبَتْ وغیرہ۔

۴۰ : ۶ یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو : (i) یَکُوْنُ یا تَکُوْنُ (مذکر یا مؤنث) صیغہ واحد ہی لگے گا۔ (ii) اس کے بعد فاعل یعنی اسم ظاہر آئے گا جو اب کَانَ کا اسم کہلائے گا۔ (iii) اس کے بعد اصل فعل اسم ظاہر کے صیغہ کے مطابق (واحد جمع مذکر مؤنث وغیرہ) آئے گا۔ مثلاً یَکُوْنُ الْمُعَلِّمُ کَتَبَ۔ یَکُوْنُ الْمُعَلِّمُوْنَ کَتَبُوْا۔ تَکُوْنُ الْمُعَلِّمَاتُ کَتَبْنَ وغیرہ۔

۴۰ : ۷ لفظ لَعَلَّ (شاید) کے استعمال سے بھی ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن لَعَلَّ کے استعمال کے متعلق دو اہم باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اولاً یہ کہ لَعَلَّ کبھی کسی فعل سے پہلے نہیں آتا بلکہ یہ ہمیشہ کسی اسم ظاہر یا کسی ضمیر پر داخل ہو گا۔ ثانیاً یہ کہ لَعَلَّ بھی اِنَّ کی طرح اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ کَتَبَ مَکْتُوْبًا (شاید استاد نے ایک خط لکھا ہو گا) یا لَعَلَّهٗ کَتَبَ مَکْتُوْبًا (شاید اس نے ایک خط لکھا ہو گا) وغیرہ۔

۴۰ : ۸ مذکورہ مثالوں سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس قسم کے جملوں کو عربی میں "فعل ماضی" کی کوئی قسم کہنا درست نہیں ہے۔ یہ دراصل جملہ اسمیہ پر لَعَلَّ داخل کرنے کا مسئلہ ہے جس کے ذریعہ عربی میں فعل ماضی شکیہ کا مفہوم پیدا ہوتا ہے وہ بھی اس صورت میں جب جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل ماضی کا صیغہ ہو۔ جیسے اَلْمُعَلِّمُ کَتَبَ (استاد نے لکھا) سے لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ کَتَبَ (شاید استاد نے لکھا ہو گا) ایسے جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل مضارع ہو تو مفہوم تو شک کا پیدا ہو گا مگر وہ زمانہ مستقبل میں۔ یعنی لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ یَکْتُبُ (شاید استاد لکھے گا)۔

۴۰ : ۹ (۵) ماضی شرطیہ :

ماضی شرطیہ میں ہمیشہ دو فعل آتے ہیں۔ پہلے میں شرط بیان ہوتی ہے اور دوسرے میں اس کا جواب ہوتا ہے۔ مثلاً "اگر تو بوتا تو کاٹتا"۔ اس میں "بوتا" اور "کاٹتا" دو فعل ہیں۔ "بوتا" شرط ہے اور "کاٹتا" جواب شرط ہے۔ عربی میں فعل ماضی میں شرط کے معنی پیدا کرنے کے لئے پہلے فعل یعنی شرط پر "لَوْ" (اگر) لگاتے ہیں جبکہ دوسرے فعل کے شروع میں اکثر (ہمیشہ نہیں) حرف تاکید "لَ" لگاتے ہیں جس کا ترجمہ عموماً "ضرور" کیا جاتا ہے۔ مثلاً لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

۴۰ : ۱۰ ماضی شرطیہ میں کبھی لَوْ کے بعد کَانَ کا اضافہ بھی کرتے ہیں اور کَانَ کے

بعد اگر فعلِ ماضی آئے تو شرط کے ساتھ ماضی بعید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور اگر کَانَ کے بعد فعل مضارع آئے تو شرط کے ساتھ ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں معانی کا جو فرق پڑتا ہے اُسے ذیل کی مثالوں سے سمجھ لیں۔
(i) لَوْكُنْتَ حَفِظْتَ دُرُوْسَكَ لَنَجَحْتَ ترجمہ : اگر تو نے اپنے اسباق یاد کئے ہوتے تو ضرور کامیاب ہوتا۔ (ii) لَوْكُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوْسَكَ لَنَجَحْتَ ترجمہ : اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو ضرور کامیاب ہوتا ۔

۱۱ : ۴۰ (٦) ماضی تَمَنِّی یا تَمَنَّائی :

فعل ماضی کے شروع میں لَيْتَ لگانے سے جملہ میں خواہش اور تمنا کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ لَعَلَّ کی طرح لَيْتَ بھی کسی فعل پر داخل نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کسی اسم یا ضمیر پر داخل ہوتا ہے اور اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لَيْتَ زَيْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔ يَالَيْتَنِیْ نَجَحْتُ (اے کاش میں کامیاب ہوتا)۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی دراصل جملہ اسمیہ ہی ہوتا ہے جس کی خبر کوئی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ مبتدا کے شروع میں "لَيْتَ" لگتا ہے اور اب مبتدا کو لَيْتَ کا اسم کہتے ہیں جو اِنَّ اور لَعَلَّ کے اسم کی طرح منصوب ہوتا ہے۔

۱۲ : ۴۰ لفظ "لَوْ" کبھی "کاش" کے معنی بھی دیتا ہے۔ جس سے جملہ میں ماضی تمنی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ ایسی صورت میں جملے میں جواب شرط نہیں آتا۔ جیسے لَوْكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (کاش وہ لوگ جانتے ہوتے)۔

ذخیرۂ الفاظ

حَفِظَ(س) = یاد کرنا	سَمِعَ(س) = سننا
غَضِبَ(س) = غصہ ہونا	عَقَلَ(ض) = سمجھنا
رَجَعَ(ض) = لوٹنا	زَرَعَ(ف) = کھیتی بونا

حَصَدَ(ن) = کھیتی کاٹنا	نَجَحَ(ف) = کامیاب ہونا
سَعِیْرٌ = دہکتی آگ۔دوزخ	صَاحِبٌ (ج اَصْحَابٌ) = ساتھی۔والا
قُبَیْلٌ = ذرا پہلے	کُلَّ یَوْمٍ = ہر روز

مشق نمبر ۳۹

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبر۵ سے آخر تک مِنَ الْقُرْآنِ ہے)

(۱) یَازَیْدُ! لِمَ غَضِبَتِ الْمُعَلِّمَةُ عَلٰی اُخْتِكَ؟ مَا کَانَتْ حَفِظَتْ دُرُوْسَهَا۔

(۲) هَلْ اَنْتَ تَحْفَظُ کَلَّ یَوْمٍ دَرْسَكَ؟ اَنَا کُنْتُ اَحْفَظُ کُلَّ یَوْمٍ لٰکِنْ بِالْاَمْسِ مَاحَفِظْتُ۔

(۳) هَلْ وَلَدُكَ فِی الْبَیْتِ؟ قَدْ خَرَجَ الْاٰنَ۔

(۴) وَاَیْنَ یُوْسُفُ؟ لَعَلَّهُ ذَهَبَ اِلَی الْمَسْجِدِ۔

(۵) لَوْکُنَّا نَسْمَعُ اَوْنَعْقِلُ مَاکُنَّا فِیْ اَصْحَابِ السَّعِیْرِ۔

(۶) وَیَقُوْلُ الْکٰفِرُ یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔

(۷) ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔

(۸) کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔

(۹) یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ۔

(۱۰) ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّکَّرُوْنَ۔

(۱۱) یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ۔

(۱۲) لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ۔

(۱۳) وَمَاظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ۔

(۱۴) لَوْکَانُوْا عِنْدَنَا مَامَاتُوْا وَمَاقُتِلُوْا۔

(۱۵) لَوْکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ۔

(۱۶) وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) اسکول کے لڑکے باغ میں گئے ہیں۔ شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لوٹ آئیں۔
(۲) کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا؟ (۳) میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا۔
(۴) کیا مریم نے آج ہوم ورک لکھ لیا ہے؟ (۵) جی ہاں! اس نے لکھ لیا ہے۔
(۶) ہم لوگ ہوم ورک کل کریں گے۔ (۷) محلہ کے لڑکے ہر روز اپنے اسباق یاد کیا کرتے تھے۔ وہ سب امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

ضروری ہدایت :

اب ضرورت ہے کہ اردو سے عربی ترجمہ کرنے سے پہلے آپ اردو جملے کے اجزاء کو پہچان کر انہیں عربی جملہ کی ترتیب کے مطابق مرتب کر لیا کریں پھر اسی ترتیب سے ترجمہ کریں یعنی پہلے فعل' پھر فاعل (اگر اسم ظاہر ہو)' پھر مفعول (اگر مذکور ہو) اور پھر متعلق فعل۔ مثلاً مشق کے پہلے جملہ پر غور کریں۔ اس میں دو جملے شامل ہیں۔ عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے پہلے جملہ کی ترتیب اس طرح ہوگی۔ گئے ہیں (فعل ماضی قریب)' اسکول کے لڑکے (فاعل) باغ میں (متعلق فعل)۔ اب آپ اسی ترتیب سے ترجمہ کریں۔ اسی طرح دوسرے جملہ میں پہلے آپ "شاید وہ لوٹ آئیں" کا ترجمہ کریں' اس کے بعد "مغرب سے ذرا پہلے" کا ترجمہ کریں۔

مضارع کے تغیّرات

۱ : ۴۱ فعل کے اعراب کے حوالے سے نوٹ کرلیں کہ عربی کے افعال میں سے فعل ماضی مبنی ہوتا ہے۔ یعنی اس کے پہلے صیغہ واحد مذکر غائب (فَعَلَ) میں لام کلمہ کی فتحہ (زَبر) تبدیل نہیں ہوتی۔ گردان میں اگرچہ اس پر ضمہ (پیش) بھی آتا ہے۔ جیسے صیغہ جمع مذکر غائب (فَعَلُوْا) میں۔ اور بہت سے صیغوں میں یہ ساکن بھی ہو جاتا ہے مگر چونکہ پہلے صیغے میں فعل ماضی کے لام کلمہ کی حرکت فتحہ (زبر) ہی رہتی ہے اور کسی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتی اس لئے کہا جاتا ہے کہ فعل ماضی فتحہ (زبر) پر مبنی ہوتا ہے۔

۲ : ۴۱ فعل ماضی کے برعکس فعل مضارع معرب ہے۔ یعنی اس کے پہلے صیغے یَفْعَلُ میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ اس کے لام کلمہ پر عموماً تو ضمہ (پیش) ہوتا ہے۔ تاہم بعض صورتوں میں ضمہ کے بجائے اس پر فتحہ (زبر) بھی آ سکتی ہے اور بعض صورتوں میں اس پر علامت سکون (جزم) بھی لگ سکتی ہے یعنی مضارع کا پہلا صیغہ یَفْعَلُ سے تبدیل ہو کر یَفْعَلَ بھی ہو سکتا ہے اور یَفْعَلْ بھی ہو سکتا ہے۔ مضارع میں ان تبدیلیوں کا اس کی گردان پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جو بعد میں بیان ہو گا۔

۳ : ۴۱ جس طرح اسم کی تین اعرابی حالتیں رفع، نصب اور جر ہوتی ہیں۔ اسی طرح فعل مضارع کی بھی تین اعرابی حالتیں ہوتی ہیں۔ ان کو رفع، نصب اور جزم کہتے ہیں۔ فعل مضارع جب حالت رفع میں ہو تو مضارع مرفوع کہلاتا ہے۔ اسی طرح نصب کی حالت میں مضارع منصوب اور جزم کی صورت میں مضارع مجزوم کہلاتا ہے۔

۴ : ۴۱ آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی عبارت میں کسی اسم کے مرفوع، منصوب یا مجرور ہونے کی کچھ وجوہ ہوتی ہیں۔ اب یہ بات نوٹ کرلیجئے کہ فعل مضارع میں نصب اور

جزم کی تو کچھ وجوہ ہوتی ہیں مگر فعل مضارع میں رفع کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب نصب یا جزم کی کوئی وجہ نہ ہو تو مضارع مرفوع ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ جب فعل مضارع اپنی اصلی حالت میں ہو (جیسا کہ آپ گردان میں پڑھ آئے ہیں) تو وہ مرفوع کہلاتا ہے۔ البتہ کسی وجہ کی بنیاد پر یہ منصوب یا مجزوم ہو جاتا ہے۔ دراصل گرامر والوں نے اسم کی تین حالتوں کے مقابلہ پر فعل مضارع کی تین حالتیں مقرر کی ہیں ورنہ فعل مضارع کی حالت رفع کسی تبدیلی کے نتیجے میں نہیں ہوتی۔ تبدیلی کی وجہ صرف نصب اور جزم میں ہوتی ہے (جس کا بیان آگے آرہا ہے)۔

۵ : ۴۱ یہ بھی نوٹ کیجئے کہ رفع اور نصب تو اسم میں بھی ہوتا ہے اور فعل مضارع میں بھی۔ مگر جزم صرف مضارع کی ایک حالت ہوتی ہے جبکہ جر صرف اسم میں ہوتی ہے۔ اسم میں رفع، نصب اور جر کی پہلے آپ نے علامات یعنی آخری حرف کی تبدیلی کے لحاظ سے اسم کی مختلف شکلیں پڑھی تھیں۔ اس کے بعد رفع، نصب اور جر کے بعض اسباب کا مطالعہ کیا تھا۔ اسی طرح فعل مضارع میں بھی پہلے ہم آپ کو اس میں رفع، نصب اور جزم کی صورت یا شکل کے بارے میں بتائیں گے پھر ان کے اسباب کی بات کریں گے۔

۶ : ۴۱ مضارع مرفوع وہی ہے جو آپ "فعل مضارع" کے نام سے پڑھ چکے ہیں۔ اور اس کی گردان کے صیغوں سے بھی آپ واقف ہیں۔ جبکہ مضارع منصوب یا اس کی حالت نصب ایک تبدیلی ہے جو فعل مضارع کے آخری حصہ میں واقع ہوتی ہے اور اس کی تین علامات یا شکلیں ہیں جو درج ذیل نقشہ سے سمجھی جاسکتی ہیں۔

يَفْعَلَ	يَفْعَلَا	يَفْعَلُوْا
تَفْعَلَ	تَفْعَلَا	يَفْعَلْنَ
تَفْعَلَ	تَفْعَلَا	تَفْعَلُوْا

تَفْعَلِیْ	تَفْعَلَا	تَفْعَلْنَ
اَفْعَلَ	نَفْعَلَ	نَفْعَلَ

امید ہے مذکورہ نقشہ میں آپ نے نوٹ کرلیا ہوگا کہ :

(۱) مضارع مرفوع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمّہ (پیش) آتا ہے' حالت نصب میں ان پر فتحہ (زبر) لگتی ہے۔ یعنی یَفْعَلُ سے یَفْعَلَ اور تَفْعَلُ سے تَفْعَلَ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اَفْعَلَ اور نَفْعَلَ بھی۔

(۲) مضارع کی گردان میں جن نو (۹) صیغوں کے آخر پر نون (ن) آتا ہے' ان میں سے دو کو چھوڑ کر باقی سات صیغوں کا یہ نون' جس کو "نون اعرابی" کہتے ہیں' حالتِ نصب میں گر جاتا ہے۔ مثلاً یَفْعَلُوْنَ سے یَفْعَلُوْا اور تَفْعَلِیْنَ سے تَفْعَلِیْ وغیرہ رہ جاتا ہے۔

(۳) نون والے باقی دو صیغے ایسے ہیں جن کا نون حالت نصب میں نہیں گرتا۔ یعنی یہ دو صیغے حالت نصب میں بھی حالت رفع کی طرح رہتے ہیں۔ اور یہ دونوں جمع مونث غائب اور جمع مونث حاضر کے صیغے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں صیغے جمع مونث (عورتوں) کے لئے آتے ہیں اس لئے ان صیغوں کے آخری نون کو "نُوْنُ النِّسْوَۃ" (عورتوں والا نون) کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مضارع منصوب کی گردان میں آنے والے نون ـــــ ماسوائے نون النسوۃ کے ـــــ گر جاتے ہیں۔

۷ : ۴۱ مضارع مجزوم یا اس کی حالت جزم بھی مضارع مرفوع میں ایک تبدیلی ہے جو فعل مضارع کے آخری حصہ میں واقع ہوتی ہے اور اس کی بھی تین علامات یا شکلیں ہیں۔ یعنی :

(۱) مضارع مرفوع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (پیش) آتا ہے' حالت جزم میں ان پر علامتِ سکون (جزم) لگتی ہے۔ یعنی یَفْعَلُ سے یَفْعَلْ اور اَفْعَلُ

سے اَفْعَلْ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

(۲) مضارع مرفوع کی گردان میں جن نو (۹) صیغوں کے آخر پر نون آتا ہے ان میں سے دو کو چھوڑ کر باقی سات صیغوں کا نون (جو نون اعرابی کہلاتا ہے) گر جاتا ہے یعنی یَکْتُبُوْنَ سے یَکْتُبُوْا اور تَکْتُبِیْنَ سے تَکْتُبِیْ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

(۳) نصب کی طرح حالت جزم میں بھی "نون النسوۃ" والے دونوں صیغے اپنی اصلی حالت پر یعنی مضارع مرفوع کی طرح ہی رہتے ہیں۔ مضارع مجزوم کی گردان کی صورت یوں ہوگی :

یَ ـْ ـَ ـْ	یَ ـْ ـَ ـَ ا	یَ ـْ ـَ ـُ وْا
تَ ـْ ـَ ـْ	تَ ـْ ـَ ـَ ا	یَ ـْ ـَ ـْ نَ
تَ ـْ ـَ ـْ	تَ ـْ ـَ ـَ ا	تَ ـْ ـَ ـُ وْا
تَ ـْ ـَ ـِ یْ	تَ ـْ ـَ ـَ ا	تَ ـْ ـَ ـْ نَ
اَ ـْ ـَ ـْ	نَ ـْ ـَ ـْ	قَ ـْ ـَ ـْ

۸ : ۴۱ مندرجہ بالا بیان سے آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ :

(۱) مضارع منصوب اور مضارع مجزوم میں مشترک بات یہ ہے کہ دونوں کی گردان میں سات صیغوں کا نون اعرابی گر جاتا ہے جبکہ نون النسوۃ والے دونوں صیغوں کا نون برقرار رہتا ہے۔

(۲) اور دونوں گردانوں میں فرق یہ ہے کہ مضارع مرفوع میں لام کلمہ کے ضمہ (پیش) والے پانچ صیغوں میں مضارع کی حالت نصب میں فتحہ (زبر) اور حالت جزم میں علامت سکون (جزم) لگتی ہے۔

۹ : ۴۱ یہاں یہ بات بھی نوٹ کر لیجئے کہ چونکہ مضارع مجزوم کے پانچ صیغوں میں آخر پر علامتِ سکون (ـْ) آتی ہے اس لئے علامتِ سکون (ـْ) کو جزم کہنے کی غلطی عام

ہو گئی۔ جس طرح حرکات کو غلطی سے اعراب کہہ دیا جاتا ہے۔ یاد رہے "جزم" تو فعل مضارع کی حالت کا نام ہے جس کا اثر اس کی گردان پر بھی پڑتا ہے۔ جزم (حرکات کی طرح) کوئی علامت ضبط نہیں ہے۔ مضارع مجزوم کے مذکورہ پانچ صیغوں کے لام کلمہ پر جزم نہیں بلکہ علامتِ سکون (ـْـ) ہوتی ہے جو ان پانچ صیغوں میں فعل کے مجزوم ہونے کی علامت ہے یہ بھی یاد رہے کہ جس حرف پر علامتِ سکون ہوتی ہے اسے مجزوم نہیں بلکہ "ساکن" کہتے ہیں۔

۱۰ : ۴۱ یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ بعض دفعہ کسی اسم یا فعل ماضی کے پہلے صیغہ کے بعد کوئی علامت وقف ہو (یعنی آیت پر ٹھہرنا ہو) تو ایسی صورت میں آخری حرف کو ساکن ہی پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً کِتَابٌ مُّبِيْنٌ○ وَمَا كَسَبَ○ ایسی صورت میں "ن" یا "ب" کو ساکن تو پڑھتے ہیں لیکن اس سے وہ اسم یا فعل مجزوم نہیں کہلاتا۔ اسی طرح بعض دفعہ مضارع مجزوم کے آخری ساکن حرف کو آگے ملانے کے لئے کسرہ (زیر) دی جاتی ہے جیسے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ۔ یہاں دراصل "نَجْعَلْ" ہے جسے آگے ملانے کے لئے کسرہ (زیر) دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں مضارع مجرور نہیں کہلاتا۔ اس لئے کہ حالت جر کا تو فعل سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ یہ تو اسم کی ایک حالت ہوتی ہے جس کی ایک علامت بعض دفعہ کسرہ (زیر) ہوتی ہے۔

۱۱ : ۴۱ اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ کن اسباب اور عوامل کی بناء پر مضارع میں یہ تغیرات ہوتے ہیں۔ بتایا جا چکا ہے کہ مضارع مرفوع کا تو کوئی سبب نہیں ہوتا۔ البتہ مضارع مرفوع کے حالت نصب یا حالت جزم میں تبدیل ہونے کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم مضارع میں نصب یا جزم کے اسباب اور عوامل کی بات کریں آپ کچھ مشق کر لیں۔

مشق نمبر ۴۰

مندرجہ ذیل افعال میں سے مرفوع اور منصوب کو علیحدہ علیحدہ کریں :

يَنْجَحُوْنَ۔ نَسْمَعَ۔ تَكْتُبِيْ۔ يَأْكُلْنَ۔ تَنْصُرُ۔ يَضْحَكَا۔ تَدْخُلَانِ۔
تَضْرِبُوْا۔ اَفْتَحَ۔ تَشْرَبُوْا۔ يَذْبَحُ۔ تَجْلِسْنَ۔

مندرجہ ذیل افعال میں سے مرفوع اور مجزوم کو علیحدہ علیحدہ کریں۔

نَقْعُدْ۔ يَشْرَبْنَ۔ يَشْكُرُوْنَ۔ تَطْلُبِيْ۔ تَضْرِبِيْنَ۔ اَفْتَحْ۔ نَعْلَمُ۔ يَشْرَبْ۔
نَفْتَحُ۔ تَلْعَبَانِ۔ تَسْمَعْنَ۔